روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعرات 15 فروری 2007ء 26 محرم 1428 ہجری 15 تبلیغ 1386 ہش جلد 57-92 نمبر 35

سجدہ کی کیفیت

حضرت براء بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سجدہ کرو تو اپنے ہاتھوں کو زمین پر رکھو اور کہنیوں کو زمین سے اٹھاؤ۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب العضاء السجود حدیث نمبر763)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

لوگ کہتے ہیں کہ ہم نماز پڑھتے ہیں اور یہ کرتے ہیں اور وہ کرتے ہیں یہ صرف زبانوں پر حساب ہے۔ اس کے لئے ضرورت ہے کہ وہ کیفیت انسان کے اندر پیدا ہو جاوے جو (۔) مغز اور اصل ہے۔ میں تو یہ جانتا ہوں کہ کوئی شخص مومن (۔) نہیں بن سکتا جب تک ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کا سا رنگ پیدا نہ ہو وہ دنیا سے محبت نہ کرتے تھے۔ بلکہ انہوں نے اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کی ہوئی تھیں۔ اب جو کچھ ہے وہ دنیا ہی کے لئے ہے۔ اور اس قدر استغراق دنیا میں ہو رہا ہے کہ خدا تعالیٰ کے لئے کوئی خانہ خالی نہیں رہنے دیا۔ تجارت ہے تو دنیا کے لئے۔ عمارت ہے تو دنیا کے لئے۔ بلکہ نماز روزہ اگر ہے تو وہ بھی دنیا کے لئے۔ دنیاداروں کے قرب کے لئے تو سب کچھ کیا جاتا ہے مگر دین کا پاس ذرہ بھی نہیں۔ اب ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ کیا (۔) اعتراف اور قبولیت کا اتنا ہی منشاء تھا جو سمجھ لیا گیا ہے یا وہ بلند غرض ہے؟ میں تو یہ جانتا ہوں کہ مومن پاک کیا جاتا ہے اور اس میں فرشتوں کا رنگ ہو جاتا ہے۔ جیسے جیسے اللہ تعالیٰ کا قرب بڑھتا جاتا ہے وہ خدا تعالیٰ کا کلام سنتا اور اس سے تسلی پاتا ہے۔ اب تم میں سے ہر ایک اپنے اپنے دل میں سوچ لے کہ کیا یہ مقام اسے حاصل ہے؟ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم صرف پوست اور چھلکے پر قانع ہو گئے ہو حالانکہ یہ کچھ چیز نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ مغز چاہتا ہے۔ پس جیسے میرا یہ کام ہے کہ ان حملوں کو روکا جاوے جو بیرونی طور پر (۔) ہوتے ہیں ویسے ہی (۔) حقیقت اور روح پیدا کی جاوے۔ میں چاہتا ہوں کہ (۔) دلوں میں جو خدا تعالیٰ کی بجائے دنیا کے بت کو عظمت دی گئی ہے اس کی امانی اور امیدوں کو رکھا گیا ہے۔ مقدمات۔ صلح جو کچھ ہے وہ دنیا کے لئے ہے۔ اس بت کو پاش پاش کیا جاوے۔ اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جبروت ان کے دلوں میں قائم ہو اور ایمان کا شجر تازہ بتازہ پھل دے۔ اس وقت درخت کی صورت ہے مگر اصل درخت نہیں۔ کیونکہ اصل درخت کے لئے تو فرمایا (۔) یعنی کیا تو نے نہیں دیکھا کہ کیونکر بیان کی اللہ نے مثال یعنی مثال دین کامل کی کہ وہ بات پاکیزہ درخت پاکیزہ کی مانند ہے جس کی جڑھ ثابت ہو اور جس کی شاخیں آسمان میں ہوں اور وہ ہر وقت اپنا پھل اپنے پروردگار کے حکم سے دیتا ہے۔ اصلھا ثابت سے مراد یہ ہے کہ اصول ایمانیہ اس کے ثابت اور محقق ہوں۔ اور یقین کامل کے درجہ تک پہنچے ہوئے ہوں اور وہ ہر وقت اپنا پھل دیتا رہے۔ کسی وقت خشک درخت کی طرح نہ ہو۔ مگر بتاؤ کہ کیا اب یہ حالت ہے؟ بہت سے لوگ کہہ تو دیتے ہیں کہ ضرورت ہی کیا ہے؟ اس بیمار کی کیسی نادانی ہے جو یہ کہے کہ طبیب کی حاجت ہی کیا ہے؟ وہ اگر طبیب سے مستغنی ہے اور اس کی ضرورت نہیں سمجھتا تو اس کا نتیجہ اس کی ہلاکت کے سوا اور کیا ہوگا؟

(لیکچر لدھیانہ۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 294)

مستحق طلبہ کی امداد

جماعت میں بہت سے ایسے افراد جو غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کی پڑھائی کے اخراجات نہ اٹھا سکتے ہیں ایسے مستحق اور غریب طلباء کیلئے صدر انجمن احمدیہ میں ایک شعبہ ''امداد طلبہ'' کے نام سے قائم ہے۔

یہ شعبہ مخیرّ احباب کی طرف سے ملنے والے عطیات اور مالی معاونت سے ہی چل رہا ہے۔ اس شعبہ کے تحت سینکڑوں طلباء و طالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔ سالانہ داخلہ جات 2۔ ماہوار ٹیوشن فیس
3۔ درسی کتب کی فراہمی 4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات کیلئے رقوم
5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری / سیکنڈری 6 تا 8 ہزار روپے سالانہ۔
2۔ کالج لیول 12 تا 15 ہزار روپے سالانہ۔
3۔ بی ایس سی، ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات ایک لاکھ روپے تک۔

سینکڑوں طلباء جن کو اس شعبہ کے تحت امداد فراہم کی جاتی ہے لیکن اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کیلئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔

آپ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کے لئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلباء نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد،، امداد طلباء،، میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

(نگران امداد طلباء نظارت تعلیم)

مشعل راہ

انتخاب نمائندگان شوریٰ کے وقت اس کے تقدس کا خیال رکھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ 24 مارچ 2006ء میں فرمایا

پس یہاں ممبران جماعت پر بہت بڑی ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ صرف اپنی دوستی اور رشتہ داری یا تعلق داری کی وجہ سے ہی شوریٰ کے نمائندے منتخب نہیں کرنے بلکہ ایسے لوگ جو تقویٰ پر چلنے والے ہوں، کیونکہ تم جس ادارے کے لئے یہ نمائندگان منتخب کر کے بھجوا رہے ہو یہ بڑا مقدس ادارہ ہے اور نظام خلافت کے بعد نظام شوریٰ کا ایک تقدس ہے۔ اس لئے بظاہر سمجھدار اور نیک لوگ جو عبادت کرنے والے اور تقویٰ پر قدم مارنے والے ہوں اُن کو منتخب کرنا چاہئے اور جب ایسے لوگ چنو گے تبھی تم رحمت کے وارث بنو گے ورنہ دنیادار لوگ تو پھر ویسے ہی اخلاق دکھائیں گے جیسے ایک دنیا دار دنیاوی اسمبلیوں میں، پارلیمنٹوں میں دکھاتے ہیں۔ پس افراد جماعت کی طرف سے اس امانت کا حق جو اُن کے سپرد کی گئی ہے اس وقت ادا ہوگا جب تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے شوریٰ کے نمائندے منتخب کریں گے۔

......اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ......(سورۃ النساء آیت: 59) کہ امانتوں کو ان کے مستحقوں کے سپرد کرو کیونکہ وہ نمائندے خلیفۂ وقت کو مشورہ دینے کے لئے چنے جاتے ہیں۔ آپ اپنی جماعتوں سے نمائندے چن کے اس لئے بھیج رہے ہیں کہ خلیفۂ وقت کو مشورہ دیں۔ اس لحاظ سے بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ جو لوگ کھلی آنکھ سے ظاہراً نااہل نظر آ رہے ہوں ان کو اگر آپ چنیں گے تو وہ پھر شوریٰ کی نمائندگی کا حق بھی ادا نہیں کر سکتے۔ یا ایسے لوگ جو بلاوجہ اپنی ذات کو ابھار کر سامنے آنے کا شوق رکھتے ہیں وہ بھی جب شوریٰ میں آتے ہیں تو مشوروں سے زیادہ اپنی علمیت کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں۔ تو جماعتیں جب انتخاب کرتی ہیں تو اس بات کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ ایسے لوگوں کو نہ چنیں۔ تو یہ ہے شوریٰ کے ضمن میں ذمہ داری افراد جماعت کی کہ تقویٰ پر قائم ہوتے ہوئے اپنے نمائندگان شوریٰ چنیں نہ کہ کسی ظاہری تعلق کی وجہ سے اور جس کو چنیں اس کے بارے میں اچھی طرح پرکھ لیں۔ اس کو آپ جانتے ہوں، آپ کے علم کے مطابق اس میں سمجھ بوجھ بھی ہو اور علم بھی ہو اور عبادت گزار بھی ہو۔ اور تقویٰ کی راہوں پر چلنے والا بھی ہو۔

............تو جیسا کہ مَیں نے کہا جماعت کو اپنے نمائندے ایسے لوگوں کو چننا چاہئے جو ان کے نزدیک ایک تو سمجھ بوجھ رکھنے والے ہوں۔ ہر میدان میں ہر ایک ماہر نہیں ہوتا، کوئی کسی معاملے میں زیادہ صائب رائے رکھنے والا ہوتا ہے یا مشورہ دے سکتا ہے، کوئی کسی معاملے میں۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ عبادت گزار ہونا چاہئے اور حقیقی عبادت گزار ہمیشہ تقویٰ پر قدم مارنے والا ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ یہ کوشش کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے رہنمائی حاصل کرے۔ اور جہاں قرآن اور سنت کے مطابق واضح ہدایات نہ ملتی ہوں وہاں وہ اپنی سمجھ اور علم کو خدا سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے استعمال کرنے کی کوشش کرتا ہے تو کہنے کا یہ مطلب ہے کہ جب نمائندگان کو افراد جماعت اس حسن ظنی کے ساتھ منتخب کرتے ہیں تو جو نمائندگان شوریٰ ہیں ان پر بھی بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ وہ ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اور تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اپنی اس ذمہ داری کو ادا کریں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ جماعت کے افراد نے آپ پر حسن ظن رکھتے ہوئے قرآن کریم کے حکم کے مطابق عمل کرتے ہوئے آپ کو منتخب کیا ہے کہ (۔) (سورۃ النساء آیت: 59) کہ امانتیں ان کے اہل کے سپرد کرو۔ خدا کرے کہ اکثریت نمائندگان جو وہاں شوریٰ میں آئے ہوئے ہیں ان کا انتخاب اسی سوچ کے ساتھ ہوا ہو اور کسی خویش پروری یا ذاتی پسند کی وجہ سے نہ ہوا ہو۔

............پس ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ ایک امانت ہے جس کی ادائیگی کا آپ کو حق ادا کرنا ہے۔ اس نمائندگی کو کوئی معمولی چیز نہ سمجھیں کہ تین دن کے لئے ایک جگہ جمع ہو گئے ہیں کچھ باتیں سن لیں کچھ دوستوں سے مل لئے اور بس، صرف اتنا کام نہیں ہے، ان کا بڑا وسیع کام ہے۔

(روزنامہ الفضل 18/ اپریل 2006ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

جماعت کا جذبہ اطاعت و قربانی

تحریک جدید کے اجراء پر جماعت نے جو ایمان افروز لبیک کا مظاہرہ کیا۔ اس کا اظہار حضرت مصلح موعود نے خطبہ جمعہ 24 نومبر 1944ء میں کرتے ہوئے فرمایا:۔

''میں نے نوجوانوں کو پکارا کہ وہ آگے آئیں بغیر اس کے کہ کوئی خاص تعداد میرے ذہن میں متحضر ہو جماعت کے نوجوانوں نے دلیری سے آگے بڑھ کر میری اس آواز پر لبیک کہا پھر میں نے جماعت کے آسودہ حال لوگوں کو پکارا کہ وہ اپنے روپوں کو پیش کر دیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے باوجود اس کے کہ میں نے کل 27 ہزار کا مطالبہ کیا تھا اور وہ بھی تین سال میں مگر جماعت نے پہلے ہی سال ایک لاکھ سے زیادہ روپیہ پیش کر دیا اور تین سال میں بجائے 27 ہزار کے چار لاکھ کے قریب جمع کر دیا اور جوں جوں یہ کام وسیع ہوتا جاتا ہے اس کی اہمیت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ظاہر ہوتی جاتی ہے۔''

(مطبوعہ الفضل 28 نومبر 1944ء)

بفضل خدا تحریک جدید کے دائرہ کار میں ہر سال اضافہ ہو جاتا ہے اور جماعتیں ماشاء اللہ اسی کے مطابق لبیک کہتی ہیں۔ عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ ہر سال جماعت میں اس روح کو قائم رکھنے کیلئے کوشاں اور جویاں رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو وقت کے تقاضے کے مطابق اپنے محبوب امام کی خدمت میں قربانیاں پیش کرنے کی توفیق مرحمت فرماتا رہے۔

(مرسلہ: وکیل المال اول تحریک جدید)

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری حفیظ احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ وکالت وقف نو ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ محترم چوہدری نثار احمد ناصر صاحب ولد محترم چوہدری عنایت اللہ صاحب مرحوم آف شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ لاہور مورخہ 21 جنوری 2007ء کو بعمر 60 سال لاہور میں بوجہ ہارٹ اٹیک وفات پا گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ لاہور میں ادا کی گئی۔ جس کے بعد میت تدفین کے لئے ربوہ لائی گئی۔ بعد از نماز مغرب بیت المبارک میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ قبرستان عام میں قبر تیار ہونے پر محترم حافظ راشد جاوید صاحب ناظم دارالقضاء نے دعا کروائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم کے دو بیٹے تھے دونوں ہی وفات پا گئے تھے۔ مرحوم مہمان نواز، ملنسار اور پابند صوم وصلوٰۃ تھے۔ مرحوم خاکسار اور محترم چوہدری مجید احمد صاحب نظارت رشتہ ناطہ کے بہنوئی تھے۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت، بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم میاں ظفراللہ صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کچھ دنوں سے بیمار ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم خواجہ کلیم احمد صاحب نرگس بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی اہلیہ محترمہ سائرہ کلیم صاحبہ گردے کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں نیز ان کی والدہ بھی بیمار ہیں احباب جماعت سے ان دونوں کیلئے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم مبارک احمد صاحب بابت ترکہ مکرم بشیر احمد صاحب مرحوم)

مکرم مبارک احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم بشیر احمد صاحب ولد مکرم شاہ محمد صاحب دارالیمن شرقی ربوہ بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 9/24 محلّہ دارالیمن برقبہ 10 مرلہ 80 مربع فٹ الاٹ ہے۔ یہ رقبہ مذکورہ یعنی 10 مرلہ 80 مربع فٹ مرحوم کے ورثاء میں تقسیم کر دیا جائے۔ کسی وارث کو اس منتقلی پر اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1۔ مکرمہ حیدراں بی بی صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم مبارک احمد صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم منور احمد صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم طارق محمود صاحب (بیٹا)
5۔ مکرم شوکت محمود صاحب (بیٹا)
6۔ مکرم خالد محمود صاحب (بیٹا)
7۔ مکرمہ مبارکہ بی بی صاحبہ (بیٹی)
8۔ مکرمہ ناصرہ بی بی صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت

دبستانِ لکھنؤ کی ایک مایہ ناز ہستی

حضرت نواب سید مولوی مہدی حسن فتح نواز جنگ

جماعت احمدیہ اور لکھنؤ

لکھنؤ بھارت کی ریاست اتر پردیش کا مشہور شہر ہے جس کی آبادی 1991ء کی مردم شماری کے مطابق قریباً سولہ لاکھ 69 ہزار تھی۔ لکھنؤ کو دہلی کے سوری بادشاہوں کے زمانے میں اہمیت ملنا شروع ہوئی 1528ء کے بعد اس نے عہد بابری و شہنشاہ اکبر میں بڑی شہرت پائی اور نواب آصف الدولہ (1775ء تا 1797ء) کے زمانہ میں اس کی شان و شوکت کو چار چاند لگے جس نے فیض آباد کی بجائے لکھنؤ کو اودھ کا پایہ تخت بنایا اور بہت خوبصورت اور شاندار عمارتیں تعمیر کرائیں۔ اورنگ زیب کی تعمیر کرائی ہوئی ایک مسجد بھی قدیم زمانے کی یادگار ہے اور اسلامی فن تعمیر کا نمونہ ہے۔

لکھنؤ شمالی ہند کا خوبصورت ترین شہر سمجھا جاتا ہے اور دہلی کی طرح اردو ثقافت کا دبستان اور مرکز ہے۔

(جامعہ اردو انسائیکلو پیڈیا از قومی کونسل برائے فروغ اردو مطبوعہ نئی دہلی اشاعت 2000ء ''ہندوستان کے قدیم شہروں کی تاریخ'' صفحہ 208-210 شائع کردہ فیکٹ پبلیکیشنز لاہور مولفہ جناب وسیم احمد سعید)

ایک بار حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب (ولادت 18 جولائی 1881ء وفات 18 جولائی 1947ء) نے بیان فرمایا کہ

میں نے حضرت مسیح موعود کو کئی دفعہ یہ شعر پڑھتے سنا ہے (حضرت اقدس) فرمایا کرتے تھے کہ زبان کے لحاظ سے یہ بڑا فصیح و بلیغ شعر ہے:۔

یا تو ہم پھرتے تھے ان میں یا ہوا یہ انقلاب
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہ ہائے لکھنؤ

(سیرت المہدی جلد 3 صفحہ 353 از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب)

مذکورہ بالا شعر مدرسہ لکھنؤ کے سب سے قدیم اور مشہور غزل گو اور نثر نویس مرزا رجب علی بیگ سرور (1786ء۔ 1867ء) کا ہے جو انہوں نے نصیر الدین حیدر کے زمانہ میں ایک دعائیہ غزل میں کہا تھا (''فسانہ عجائب'' دیباچہ صفحہ 4 ناشر کتاب گھر 13 اردو بازار لاہور)

حضرت مسیح موعود نے صوبہ پنجاب کے علاوہ ہندوستان کے جن مشہور شہروں کو اپنے قدموں سے برکت بخشی ان میں اول نمبر پر دارالسلطنت دہلی ہے جہاں حضرت خواجہ محمد ناصر جیسے بلند پایہ بزرگ کے خاندان میں 27 محرم 1302ھ مطابق 17 نومبر 1884ء بروز دوشنبہ آپ کا نکاح حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ سے ہوا جس کے بعد حضرت اقدس کئی بار دہلی میں رونق افروز ہوئے آخری سفر دہلی اکتوبر 1905ء میں ہوا۔ اس کے برعکس حضور انور اپریل 1889ء میں صرف ایک مرتبہ علی گڑھ تشریف لے گئے اور قریباً ایک ہفتہ قیام فرما رہے لیکن لکھنؤ جانے کا آپ کو ایک بار بھی اتفاق نہیں ہوا۔

حضرت سیدنا محمود کو 1912ء میں اپنے خرچ پر خالص جماعتی مفادات کے لئے لکھنؤ جانا پڑا جس کا غیبی سامان یہ ہوا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اپنے عہد خلافت کے دوسرے سال یکم مارچ 1909ء کو مرکزی درسگاہ مدرسہ احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ حضرت سیدنا محمود ستمبر 1910ء سے مارچ 1914ء تک اس کے سربراہ اور منتظم اعلیٰ رہے جس کے دوران آپ کو ہندوستان کی مشہور مسلم درسگاہوں کے نظام تعلیم سے قریب سے مطالعہ کرنے کے لئے لکھنؤ سمیت کئی شہروں میں جانا پڑا آپ کے ہمراہ حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب ضیغم احمدیت، حضرت قاضی امیر حسین صاحب، حضرت حافظ روشن علی صاحب، مولانا سید عبدالحی صاحب عرب اور حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی جیسے مشاہیر سلسلہ بھی تھے۔

قیام لکھنؤ کے دوران آپ فرنگی محل کے علاوہ علامہ شبلی نعمانی (1857ء۔1914ء) کے دارالعلوم ندوہ بھی تشریف لے گئے اور ان کے عقیدت بھرے اصرار پر ندوۃ العلماء کی کانفرنس (منعقدہ 6 تا 8 اپریل 1912ء) میں بھی شرکت فرمائی اور تعطیل جمعہ سے متعلق قرارداد کی تائید کی جو پاس ہوگئی چنانچہ سید سلیمان ندوی صاحب ''حیات شبلی'' صفحہ 529 پر تحریر فرماتے ہیں کہ

''مولانا یہ چاہتے تھے کہ یہ اشاعت کا کام تمام فرقے مل کر کریں اس لئے مرزا بشیر الدین محمود احمد جو اب خلیفہ قادیان ہیں .... تک کی شرکت سے انکار نہیں کیا گیا''

حضرت مصلح موعود اپنے تاریخی سفر لکھنؤ کا تذکرہ عمر بھر کرتے رہے حتیٰ کہ تفسیر کبیر میں بھی اس کی یادیں ہمیشہ کے لئے ریکارڈ کر دیں اس سے بڑھ کر یہ کہ حضور نے پہلے سفر یورپ 1924ء کے دوران فراق قادیان میں جو دلگداز نظم کہی وہ مرزا رجب علی بیگ سرور کی دعائیہ نظم ہی کی زمین میں تھی۔ اور مطلع اس کا یہ تھا

ہے رضائے ذاتِ باری اب رضائے قادیان
مدعائے حق تعالیٰ مدعائے قادیاں

سلطان البیان نے اپنے سترہ اشعار آبدار پر مشتمل منظوم کلام میں قادیان کی عظمت اور جلالت شان کا ایسا پُر کیف نقشہ کھینچا ہے کہ روح وجد کر اٹھتی ہے لیکن سرور لکھنوی کی پوری نظم صرف نصیر الدین حیدر کی قصیدہ خوانی تک محدود ہے باایں ہمہ حضرت مسیح موعود نے ان کے جس شعر کو فصاحت و بلاغت قرار دیا تھا حسن و احسان میں آپ کے نظیر نے اسے اپنی نظم میں من وعن محض ردیف کے تصرف سے شامل فرمالیا۔ جو اہل لکھنؤ کے لئے بھی ایک اعزاز ہے لیکن اس شہر کی سب سے بڑی خوش نصیبی یہ ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود کے لخت جگر اور پسر موعود کے قدم چومنے کی سعادت حاصل کی ہے اور اس کی فضا میں آپ کے خطبہ جمعہ اور قیصر باغ کی بارہ دری میں تحریک احمدیت پر آپ کے خصوصی لیکچر کی برقی لہریں مرتعش ہیں۔

لکھنؤ میں حضرت مسیح موعود کے ایک فدائی وشیدائی

تاریخ احمدیت کے حوالہ سے لکھنؤ کو یہ عدیم المثال خصوصیت بھی حاصل ہے کہ اس سرزمین میں حضرت مسیح موعود کے فدائی و شیدائی فتح نواز جنگ حضرت سید مولوی مہدی حسن صاحب بیرسٹرایٹ لاء سابق چیف جسٹس و ہوم سیکرٹری حیدرآباد دکن آسودہ خاک ہیں۔ آپ علیگڑھ کالج کے ٹرسٹی اور آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے نامور اور ممتاز ممبروں میں سے تھے یہ وہ ادارہ تھا جس نے مسلمانان ہند کی علمی ترقی کے لئے 1886ء سے 1906ء تک سنہری خدمات انجام دیں۔ یہی وہ شہرہ آفاق کانفرنس ہے جس کے اجلاس ڈھاکہ (دسمبر 1906ء) میں مسلم لیگ کا قیام عمل میں آیا اور تحریک پاکستان کا قافلہ رواں دواں ہوا۔ اجلاس ڈھاکہ جسٹس سید شرف الدین آف بانکی پورہ کی صدارت میں بڑی دھوم دھام سے ہوا۔

حضرت مسیح موعود کا نواب صاحب سے خطاب

1900ء میں حضرت سید مہدی حسن کانفرنس میں شرکت سے قبل قادیان دارالامان پہنچے اور 26 دسمبر 1900ء کو امام عصر حاضر کی خدمت میں باریابی کا شرف نیاز حاصل کیا اور جیسا کہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی مدیر الحکم نے اپنے اخبار کی اشاعت 24 جنوری 1904ء صفحہ 10 میں بڑی شرح و بسط سے بیان فرمایا ہے حضرت نواب صاحب نے انگریزی سوسائٹی میں آنکھ کھولی اور مغربی طرز تمدن و معاشرت میں نشوونما پائی تھی اور ناز و نعم کے ماحول میں پل کر علمی شہرت حاصل کی تھی لہٰذا ان کا سفر کی صعوبتیں اور اذیتیں برداشت کر کے قادیان کی بستی میں پہنچنا بجز زبردست کشش اور اخلاص کے ممکن نہیں تھا۔ جن دنوں آپ مرکز احمدیت میں گئے۔

26 دسمبر کو سیدنا حضرت مسیح موعود نے آپ کی آمد پر اظہار خوشنودی کرتے ہوئے فرمایا:

''ہر ایک قدم جو صدق اور تلاش حق کے لئے اٹھایا جاوے اس کے لئے بڑا ثواب اور اجر ملتا ہے مگر عالم ثواب مخفی عالم ہے جس کو دنیا دار کی آنکھ دیکھ نہیں سکتی .... خدا کی راہ میں سختی کا برداشت کرنا، مصائب اور مشکلات کے جھیلنے کے لئے ہمہ تن تیار ہو جانا ایمانی تحریک ہی سے ہوتا ہے۔ ایمان ایک قوت ہے جو سچی شجاعت اور ہمت انسان کو عطا کرتا ہے۔ اس کا نمونہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی میں نظر آتا ہے۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 406)

حضرت اقدس نے اس کے بعد صحابہ کی قوت ایمانی پر نظائر پیش فرمائے جس کے بعد کھول کھول کر واضح فرمایا کہ ترقی یورپ کے اتباع میں نہیں بلکہ قرآن پر عمل کرنے سے وابستہ ہے۔

حضور نے اس پر درد اور مصلحانہ و ناصحانہ خطاب کے بعد سید مہدی حسن صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

''آپ کو چونکہ خدا تعالیٰ نے موقعہ دیا ہے کہ اس قدر دور دراز کا سفر اختیار کر کے اور راستہ کی تکلیف اٹھا کر آئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں اگر ایمانی قوت کی تحریک نہ ہوتی تو اس قدر تکلیف برداشت نہ کرتے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے اور اس قوت کو ترقی دے تا کہ آپ کو وہ آنکھ عطا ہو کہ آپ اس روشنی اور نور کو دیکھ سکیں جو اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دنیا پر نازل کیا ہے۔

بعض اوقات انسان کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ کہیں جاتا ہے اور پھر جلد چلا آتا ہے، مگر اس کے بعد اس کی روح میں دوسرے وقت اضطراب ہوتا ہے کہ کیوں چلا آیا۔ ہمارے دوست آتے ہیں اور اپنی بعض مجبوریوں کی وجہ سے جلد چلے جاتے ہیں لیکن پیچھے ان

کوحسرت ہوتی ہے کہ کیوں جلد واپس آئے۔‘‘

اس موقع پرانہوں نے عرض کیا کہ میرا ابھی یقیناً یہی حال ہوگا اگر میں نواب محسن الملک صاحب اور دوسرے دوستوں کو تارنہ دے چکا ہوتا تو میں اور ٹھہرتا۔ حضور نے آپ کی معذرت کوشرف قبولیت بخشتے ہوئے فرمایا"۔

’’بہرحال میں نہیں چاہتا کہ آپ تخلف وعدہ کریں اور جبکہ ان کواطلاع دے چکے ہیں، توضرور جانا چاہئے‘‘

(الحکم 31 جنوری 1901ء صفحہ 2 تا 5)

قبول حق کا روحانی پس منظر

امام الزمان کے ان زندگی بخش کلمات نے آپ کی کایا پلٹ دی اور آپ خدا کے قائم کردہ پاک سلسلہ میں شامل ہوگئے اور ایمان کی جس دولت سے اس دور کے بے شمار لوگ محروم رہ گئے آپ کوعطا ہوئی

وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

حضرت مدیر اخبار ’’الحکم‘‘ نے حضرت اقدس مسیح موعود کی پُر معارف تقریر درج کرنے سے قبل حسب ذیل تعارفی کلمات کا اضافہ کیا جن سے حضرت سید مہدی حسین کے قبول حق کے روحانی پس منظر کا بھی پتہ چلتا ہے۔:

’’ہمارے ناظرین کو ہمارے کسی گزشتہ نمبر کے مطالعہ سے معلوم ہو چکا ہے کہ اس جلسہ کرسمس میں ایک مشہور ومعروف نیا مہمان بھی شریک ہوا تھا لیکن ابھی تک وہ یہ نہیں جانتے کہ وہ کون بزرگ ہیں اس لئے آج ہم ناظرین سے ان کوانٹروڈیوس کراتے ہیں۔ یہ بزرگ علی گڑھ کالج کے ٹرسٹی نواب عمادالملک فتح نواز جنگ مولوی سید مہدی حسن صاحب بیرسٹرایٹ لاء ہیں۔ مولوی صاحب موصوف نے علوم عربیہ کو باقاعدہ تحصیل کیا ہے اور نئی روشنی سے بھی پورا حصہ لیا ہے۔ مولوی صاحب ممدوح کو حضرت اقدس امام ہمام کی خدمت میں حاضر ہونے کا شوق کیونکر پیدا ہوا؟ اس کا جواب خود نواب صاحب موصوف نے اثنائے گفتگو میں یہ دیا کہ پائنیر میں بشپ لاہوری کے متعلق جب ایک چٹھی شائع ہوئی تو ان کو خیال پیدا ہوا کہ یہ کوئی معمولی انسان نہیں ہوسکتا جو اتنے بڑے آدمی کو ایک فوق العادت دعوت کرتا ہے جس کے متبعین میں اس درجہ اور طبقہ کے لوگ شامل ہیں اس کے بعد ان کو سیرت مسیح موعود کے پڑھنے کا اتفاق ہوا جس نے ان کواپنا گرویدہ ہی تو کرلیا اور ان کی روح نے اندر ہی اندر ایک جوش پیدا کیا کہ ایک بار ایسے انسان کو ضرور دیکھنا چاہئے۔ پھر انہوں نے دارالامان میں حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سے خط وکتابت کی اور حضرت کی خدمت میں بھی خط لکھے اور لکھنؤ میں جہاں پر وہ پریکٹس کرتے ہیں حضرت اقدس کے کسی مرید کا پتہ پوچھا اس تقریب پر حافظ ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب اسسٹنٹ سرجن سے جو لاہور کے مشہور ومعروف خاندان خلیفہ صاحبان کے ایک درخشندہ ستارہ ہیں ان سے ملاقات ہوئی ڈاکٹر صاحب کے اخلاق حمیدہ اور پسندیدہ اطوار نے بھی ان کو بہت کچھ متاثر کیا غرض یہ اسباب مل ملا کر اس حد تک پہنچے کہ ان کوکشاں کشاں دارالامان لے آئے۔ بارش کی وجہ سے راستہ کی مشکلات اور علی گڑھ کالج کی تعلیمی کانفرنس میں ان کی شمولیت کی ضرورت اور مصروفیت پر ان کا دارالامان کے سفر کومقدم کرلینا ایک غور کرنے والے انسان کے لئے کچھ چھوٹی سی بات نہیں ہے غرض نواب صاحب موصوف دارالامان پہنچے اور 26 دسمبر 1900ء کو حضرت اقدس سے پہلی ملاقات ہوئی حضرت اقدس کے حضور جب عرض کیا گیا کہ نواب صاحب باوجود ان مصروفیتوں کے اور مشکلات راہ کے بھی بڑے شوق سے اور اخلاص سے حاضر ہوئے ہیں‘‘

(الحکم 31 جنوری 1901ء)

حضرت عرفانی الکبیر کا یہ بھی بیان ہے کہ

ڈاکٹر صاحب کے اخلاق پسندیدہ اور اطوار حمیدہ نے ان کوسلسلہ عالیہ احمدیہ کا اور بھی گرویدہ کردیا۔ اور پھر ان کو الحکم کے پڑھنے کا اتفاق ہوتا رہا جو ان کے اس شوق کو بڑھاتا رہا۔ اور وہ کسی موقعہ کی تلاش میں رہے اور آخر دسمبر 1900ء کو دارالامان آئے اور جو کچھ انہوں نے سنا یا پڑھا تھا اور اس سے جس قدر جوش اور محبت پیدا ہوئی تھی اس سے کہیں زیادہ یہاں پہنچ کر فائدہ اٹھایا۔ 26 دسمبر 1900ء کی تقریر کے بعد آپ کوکوئی شبہ باقی نہیں رہا تھا۔

سید عبداللہ صاحب بغدادی اور صاحبزادہ سراج الحق صاحب سے ان کی ملاقات ہوئی تو وہ سید عبداللہ صاحب سے یہ سن کر بہت خوش ہوئے کہ مذہب شیعہ ترک کر کے احمدی مذہب اختیار کیا۔ پیر سراج الحق صاحب کہتے ہیں کہ سید عبداللہ صاحب نے نواب صاحب مرحوم سے دریافت کیا کہ آپ نے حضرت اقدس کوکیسا پایا تو نواب صاحب نے عربی زبان میں کہا کہ یہ (ماموروں) جیسا اور اس کا کلام (ماموروں) جیسا ہے اور بے شک وشبہ صادق ہے۔ راست باز ہے۔

چونکہ کانفرنس میں شریک ہونا تھا اس لئے جلد تشریف لے گئے۔ اور پھر دارالامان آنے کے واسطے تڑپتے رہے اور بارہا تلاش موقع میں رہے مگر افسوس کہ وہ یہ آرزو دل ہی میں لے گئے۔

نواب صاحب موصوف کی ارادت اور عقیدت سلسلہ کے ساتھ بہت بڑھ گئی تھی دارالامان کی قومی ضرورتوں میں باضابطہ حصہ لیتے تھے الحکم کے ساتھ ان کومحبت تھی اور تفسیر القرآن مرتبہ خاکسار ایڈیٹر کے ساتھ بھی ان کو بڑا عشق تھا۔ تفسیر القرآن کے متعلق ان کے عجیب عجیب شوق سے بھرے ہوئے خطوط آتے تھے اور انہوں نے اپنے صوبہ کے ایک درجن سے زیادہ معزز اور بارسوخ لوگوں میں الحکم اور تفسیر القرآن کی اشاعت کی ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزا۔

(الحکم 24 جنوری 1904ء)

المختصر آپ نے زیارت امام ہمام سے فیضیاب ہونے کے بعد لکھنؤ میں زور شور سے خدمت دیں میں سرگرم ہوگئے۔

عظیم ملی کارنامہ

وفات سے قبل آپ کوایک ایسا عظیم ملی کارنامہ انجام دینے کی توفیق ملی جو برصغیر کی تاریخ میں زریں حروف سے لکھا جائے گا اور وہ یہ کہ 1904ء میں جب ایجوکیشنل کانفرنس کے انعقاد کا اعلان ہوا تو لکھنؤ میں ایک خوفناک مخالف برپا ہوگیا اور بقول نواب محسن الملک مرحوم

’’تعجب نہ تھا کہ کانفرنس کا چراغ گل ہوگیا ہوتا اور لکھنؤ میں کوئی اس کی روشنی دیکھنے نہ پاتا۔ یہ مخالفت معمولی نہ تھی اور اس کا دبانا آسان نہ تھا اس لئے کہ وہ ایسے گروہ کی طرف سے شروع ہوئی تھی جو عوام میں مقدس اور رہنما اور دین کا ہادی سمجھا جاتا ہے اور جس کے ہاتھ میں مسلمانوں کی باگ ہے اور جس کا حکم خدائی حکم کہا جاتا ہے، حضرات مجتہدین جو پیشوا شیعوں کے ہیں اور علمائے فرنگی محل جو سنیوں کے امام سمجھے جاتے ہیں وہ دونوں ایک ہوگئے اور دونوں اپنی متفقہ کوشش سے اس کانفرنس کی مخالفت کرنے لگے انہوں نے اس میں شریک ہونے والوں پر الحاد اور ارتداد اور کفر کے فتوے جاری کئے ہزاروں اشتہارات تقسیم کئے اور علماء امامیہ نے صرف اسی پر قناعت نہ کی بلکہ بڑے بڑے جلسے کئے اور بڑی بڑی خوف دلانے والی تقریریں فرمائیں۔ اور اس کے شریک ہونے والوں کو ڈرایا کہ اسلامی حقوق سے محروم ہوجائیں گے یہاں تک کہ مرنے کے بعد ان کے جنازہ کی نماز بھی کوئی نہ پڑھے گا۔‘‘

خدا کا فضل ہوا کہ دانش مندی، دور اندیشی، استقلال اور ثابت قدمی نے غلط فہمیوں پر فتح پائی اور یہ اجلاس غیر معمولی طور پر کامیابی سے ہمکنار رہا۔

مسلمان فرقوں کی مصالحت اور کانفرنس کی کامیابی کا سہرا جن بزرگوں کا مرہون منت تھا ان میں آپ بھی تھے چنانچہ اجلاس لکھنؤ کی رپورٹ میں لکھا ہے۔

طوفان کو روکنے کے لئے اور اس قومی مصیبت کو دور کرنے میں جن باہمت اصحاب نے مدد اور یاوری کے لئے کمر باندھی اور ہر قسم کی تکلیف کو برداشت کرنے کے لئے سینہ سپر ہوگئے۔ واقعہ کی اہمیت اور وقت کی نزاکت کے لحاظ سے ان کا یہ کام بڑی دلیری اور ہمت کا کام تھا جو بزرگ اس جلتی آگ میں کودے اور جنہوں نے اس کے بجھانے کی کوشش کی یا غلط اوہام اور بے بنیاد واقعات کو مدرسۃ العلوم اور کانفرنس کے ذمہ تھوپ کر بدگمانیوں اور غلط فہمیوں کے پھیلانے کی جوسازش کی گئی تھی ان کو یہ دلائل و براہین جن مصلحین قوم نے دور کرنے میں زحمت گوارا فرمائی اس سلسلے میں نواب محسن الملک بہادر کے علاوہ حکیم عبدالولی صاحب، حکیم عبدالعزیز صاحب، منشی احتشام علی صاحب، مولوی عبدالحلیم صاحب شرر، مولوی محمد نعیم صاحب ایڈووکیٹ، شیخ رضا حسین صاحب، مسٹر حامد علی خاں صاحب بیرسٹر، **مولوی مہدی حسن صاحب آنریبل** راجہ علی محمد خان صاحب، متعلقہ دار محمود آباد آنریبل راجہ تصدق رسول خان صاحب تعلقہ دار جہانگیر آباد، نواب سید علی حسن خاں صاحب، راجہ نوشاد علی خاں صاحب تعلقہ دار کے نام نامی اس اجلاس کی تاریخ میں یادگار رہیں گے۔

الغرض طوفان کا جوش وخروش ایک طرف باران رحمت کا نزول دوسری طرف نیتوں کی صفائی سے برکت کا ظہور اس طرح پر ہوا کہ جو کامیابی مقصد کو بالخصوص عمل کے لحاظ سے اس اجلاس کو حاصل ہوئی وہ آج تک کسی اجلاس کونصیب نہ ہوئی تھی۔ خود مجتہدین عظام مذہب امامیہ اور علمائے ملت اہل سنت جنہوں نے مدرسۃ العلوم اور کانفرنس کے خلاف غلط فہمی میں پڑ کر فتوے شائع فرمائے تھے انکشاف حقیقت پر مطلع ہو کر مزاحمت دور کرنے کی سعی فرمائی۔ نتیجہ میں کیا دیکھا کہ قصر بارہ دری کی وسعت تنگ اور محدود نظر آنے لگی۔ اس کثرت سے لوگ آکر شریک محفل ہوئے کہ مشکل سے جگہ پانے کا موقعہ ملتا تھا۔ امیر غریب تعلیم یافتہ تعلقہ دار، والیٔ ملک علماء شعرا غرض ہر طبقہ کے باوقار اصحاب کا ایک ایسا مجمع تھا جو کسی اجلاس میں کم ہوتا نظر نہ آتا تھا۔ مشہور بارہ دری جس میں کانفرنس کے اجلاس ہوئے اس طرح پر آراستہ اور پیراستہ کی گئی تھی جس کو دیکھ کر بجائے ایک تعلیمی مجلس کے شاہان اودھ کے دربار کا دھوکہ ہوتا تھا۔‘‘

(دستاویزات آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس صفحہ 507-506)

وفات اور ’’الحکم‘‘ کا تعزیتی نوٹ

کانفرنس کے بعد جلد ہی آپ کواپنے آسمانی آقا کا آخری بلاوا آگیا جس پر لبیک کہتے ہوئے آپ 13 جنوری 1904ء کوانتقال فرماگئے۔ حضرت عرفانی مدیر الحکم نے آپ کی وفات پر آپ کے ایمان افروز حالات پر ایک مفصل تعزیتی مضمون سپرد اشاعت فرمایا جس میں لکھا

’’مرنے والا اس سلسلہ کی محبت اور عقیدت میں فوت ہوا۔ آپ کی بیماری کے دنوں میں بھی دعا کے لئے خط پہنچا۔ مسز مہدی حسن صاحبہ نے بھی لکھا لیکن ان کا وقت آپہنچا تھا اور وہ رخصت ہوئے اور خوشی کی بات یہ ہے کہ امام الزمان کی شناخت کر کے مرے چونکہ سب کے لئے یہ راہ درپیش ہے اس لئے اس سے کوئی چارہ نہیں اب مہدی حسن کے انتقال سے کچھ شک نہیں کہ ان کے دوستوں کا قابل قدر دوست اٹھ گیا ان کے خاندان کا گرامی قدر ممبر جاتا رہا مسز مہدی حسن بیوہ ہوگئیں لیکن خدا کی مشیت یہی تھی اور ایسے وقت مشیۃ اللہ سے راضی ہوجانے والے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے مستحق ہوجاتے ہیں۔ پس بجز اس کی اور ہمیں کیا مناسب ہے کہ رضا بالقضا کا نمونہ دکھائیں۔

ہم مسز مہدی حسن اور ان کے خاندان کے دوسرے ممبروں کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتے ہیں اور آرزو رکھتے ہیں کہ وہ بھی اس پاک سلسلہ سے اپنے پیوند جوڑ کر اپنی روحانی بہتری اور دائمی خوشحالی کی فکر کریں۔ اور جو تکمیل نواب صاحب مرحوم ومغفور نہیں کرسکے وہ پوری کریں۔ کیونکہ ان کو موقع اور وقت ہے۔"

بلند پایہ علمی لٹریچر

نواب فتح جنگ حضرت سید مہدی حسن بیرسٹرایٹ لاء عبقری شخصیت اور صاحب طرز انشاء پرداز تھے آپ کے یادگار علمی لٹریچر میں آپ کی تین تصانیف کا سراغ مل سکا ہے جو یہ ہیں۔

1۔ مرقع عبرت۔ 2۔ سالانہ جوڈیشل رپورٹ 1885ء۔ 3۔ قدرتی سیریز ہندوستانی زندگی (کا بہترین نقشہ)

مرقع عبرت

نواب سالار جنگ کی سوانح ہے جسے کنزالعلوم حیدرآباد دکن نے شائع کیا۔ کتب خانہ آصفیہ کی جو فہرست کراچی سے نواب بہادر یار جنگ اکیڈمی نے شائع کی ہے اس کے صفحہ 554 پر اس کا ذکر موجود ہے۔

سالانہ جوڈیشل رپورٹ
1885ء

کتب خانہ آصفیہ کی مطبوعہ فہرست کے صفحہ 428 پر اس کی تفصیل ان الفاظ میں دی گئی ہے۔

"سالانہ جوڈیشل رپورٹ 1885ء۔ نواب فتح نواز جنگ معتمد عدالت دارالطبع سرکار عالی 1885ء یہ جوڈیشل پہلی رپورٹ تھی جو نواب فتح نواز جنگ کے زمانہ معتمدی عدالت کوتوالی و امور عامہ میں مرتب ہوئی"

ہندوستانی زندگی

اس نایاب کتاب کا تذکرہ ہمیں صدیق بک ڈپو لکھنؤ کی ایک قدیم فہرست کے صفحہ 297 پر ملتا ہے جو میرے ذاتی ریکارڈ میں محفوظ ہے۔

اخبار پائنیر (الہ آباد) کا خراج تحسین

آپ کے المناک انتقال پر الہ آباد کے مشہور اخبار پائنیر نے حسب ذیل نوٹ شائع کیا۔

نواب مہدی حسن فتح نواز جنگ صاحب کے انتقال پرملال جو 13 تاریخ مقام لکھنؤ میں ہوا جس قدر بھی افسوس کیا جائے تھوڑا ہے آپ صرف تین ہفتے بیمار رہے تھے۔ اور مرض خون میں زہریلے مادہ کا زیادہ ہونا تشخیص کیا گیا تھا۔ نواب صاحب مرحوم اپنے حیدر آباد کے تعلقات کی وجہ سے جہاں انہوں نے سرسالار جنگ ثانی کے پُرآشوب زمانہ کے بعد نہایت حسن لیاقت سے کام انجام دیا ہمیشہ یادگار رہیں گے حیدرآباد میں سب سے اول آپ چیف جسٹس مقرر ہوئے جس کے لئے کیا بلحاظ اپنی انگریزی قابلیت اور کیا بلحاظ قانونی واقفیت وہ نہایت ہی مناسب تھے۔ جس زمانہ میں مرحوم چیف جسٹس تھے سردار عبدالحق کی برخاستگی کا جھگڑا پیدا ہوگیا۔ جس میں شمال و مغربی جماعت نے حیدرآباد میں وزیراعظم سرآسمان جاہ کو اپنا موافق بنا رکھا تھا۔ اس جماعت کے گروہ مہدی علی (نواب محسن الملک) مشتاق حسین اور مہدی حسن تھے۔ اور اس جماعت کی کامیابی سے چیف جسٹس مہدی حسن مرحوم ہوم سیکرٹری مقرر ہو گئے...... ریاست سے علیحدگی کے بعد مرحوم نے اپنے دوست محسن الملک کی طرح اپنے وطن میں پرائیویٹ زندگی بسر کرنی شروع کردی۔ مگر اس زندگی میں بھی ہمیشہ پبلک کاموں میں دلچسپی ظاہر کرتے رہے۔ اور اکثر بذریعہ انگریزی اخباروں مثل پائنیر اور ٹائمس کے اپنی رائے کا اظہار کیا کرتے تھے۔"

(الحکم 24 جنوری 1904ء صفحہ 10)

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

ڈاکٹر سلام کی یاد میں

تحریر: خالد حسن

ڈاکٹر عبدالسلام کو فوت ہوئے دس سال ہوچکے۔ یہ ایک لمبا عرصہ ہے۔ لیکن ان کی موت کا سوگ ہر جگہ منایا جاتا ہے۔ اور ان کو یاد کیا جاتا ہے۔ سوائے اس ملک کے جس کو وہ سال ہا سال کی دوری کے باوجود اپنا گھر قرار دیتے تھے۔ اور جس کی مٹی میں وہ اپنی دلی آرزو کے مطابق مدفون ہیں۔

ڈاکٹر سلام کی سب سے بڑی خوبی ان کی منکسر المزاجی اور حس مزاح تھی۔ اسی کے عشرے میں وہ اکثر و بیشتر ویانا آتے رہتے تھے۔ مختلف یو این اداروں کے ساتھ صلاح مشورہ کے سلسلے میں اور اپنے چھوٹے بھائی ماجد سے ملنے کے لئے جو ان دنوں وہاں اقوام متحدہ کے صنعتی ترقیاتی ادارے میں ٹیکنیکل سپیشلسٹ کے عہدہ پر مامور تھے۔ ویانا میں دریائے ڈینیوب کے دائیں کنارے واقع یو این او کی عمارت کا داخلی حصہ ایک بڑے گنبد کی شکل کا ہے۔ ایک سہ پہر میں اپنے ایک دوست کے ہمراہ ٹرین سٹیشن پر جانے کے ارادے سے نکلا۔ عمارت کے اس گنبد نما حصے سے گذرتے ہوئے میں نے کچھ فاصلے پر ڈاکٹر سلام کو جاتے ہوئے دیکھا۔ "ڈاکٹر صاحب!" میں نے پکارا۔ وہ رک گئے اور ہم دیر تک گنبد کے نیچے کھڑے باتیں کرتے رہے۔ زیادہ تر باتیں پاکستان کے بارے میں ہوئیں۔ میں نے اپنے دوست کو ان سے متعارف کرایا۔ انہوں نے اس کے ساتھ بہت گرمجوشی سے ہاتھ ملایا۔ جب وہ اس میٹنگ میں چلے گئے جس کے لئے وہ ٹریسٹے سے تشریف لائے تھے تو میرے ساتھی نے مجھ سے پوچھا کہ وہ کون تھے۔ میرے بتانے پر وہ کہہ اٹھا "مائی گاڈ! یہ پروفیسر سلام ہیں؟ لیکن یہ تو بہت سادہ سے ہیں۔ میں نے ان سے زیادہ سادہ انسان کبھی نہیں دیکھا"۔ میں نے اسے کہا "میرے دوست، تم بیسویں صدی کے ایک عظیم ترین ماہر طبیعات سے ملے ہو"۔

ڈاکٹر سلام یقیناً ایک مکمل طور پر مٹے ہوئے انسان تھے۔ "میں" کا لفظ ان کی کتاب میں ہی نہیں تھا۔ میری ان کے ساتھ پاکستان میں کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔ البتہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ میں نے انہیں 1972ء کے شروع میں ملتان میں نواب صادق حسین قریشی کی رہائش گاہ پر (جس کو وائٹ ہاؤس کہا جاتا تھا اور غالباً اب بھی کہا جاتا ہے) ایک مشہور میٹنگ میں دیکھا تھا۔ ذوالفقار علی بھٹو نے سائنس دانوں کے سامنے ایک جذبات سے بھرپور تقریر میں اعلان کیا کہ پاکستان کو جوہری راہ اپنانی پڑے گی۔ بھٹو نے ان سے پوچھا کہ کیا وہ یہ کام کرسکیں گے؟ ان سب کا ردعمل نہایت جذباتی تھا۔ بلکہ انہوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ وہ تین سے پانچ سال میں کامیابی بھی حاصل کرکے دکھائیں گے۔ ڈاکٹر سلام نے انہیں تحمل سے کام لینے کا مشورہ دیا۔

1975ء میں جب میں اوٹاوہ میں پاکستانی سفارت خانے میں ملازم تھا مجھے پتہ چلا کہ ڈاکٹر سلام کینیڈا کے حکام کے ساتھ کچھ میٹنگز کے لئے وہاں تشریف لا رہے ہیں۔ وہ اس وقت گورنمنٹ آف پاکستان کے چیف سائنسی مشیر نہیں رہے تھے۔

وہ شہر میں سرکاری کار استعمال کرنے سے گریزاں تھے۔ لیکن میرے بے حد اصرار پر وہ بمشکل راضی ہوگئے۔ ٹریسٹے واپسی کے چند روز بعد انہوں نے مجھے شکریے کا ایک نہایت مشفقانہ مراسلہ بھیجا۔ مراسلے کے آخر میں لکھا ہوا تھا "براہ مہربانی میری طرف سے مرزا عبدالرحمٰن کا شکریہ ادا کردیجئے گا۔ کہ انہوں نے مجھے گھمایا پھرایا"۔ مرزا عبدالرحمٰن سفارت خانے کے ڈرائیوروں میں سے ایک تھا۔ وہ ڈاکٹر سلام کے چندروزہ قیام کے دوران ان کی گاڑی پر مامور تھا۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا کہ کوئی اور پاکستانی اس طرح ڈرائیور کا شکریہ ادا کرے گا۔ ہم تو اس بات کی طرف دھیان بھی نہیں دیتے کہ ہمارے خدمت گار کون ہیں۔ اور نہ ہی ان کو کسی قسم کی توجہ کے قابل سمجھتے ہیں۔ اس قسم کا مشفقانہ سلوک ڈاکٹر سلام کا خاصہ تھا۔ انہوں نے اپنی زندگی میں ہزاروں لوگوں کی بہت طریقوں سے مدد کی۔ وہ ہر کسی کے ساتھ برابری اور عزت کا سلوک کرتے تھے۔

لندن میں ڈاکٹر سلام پٹنی میں رہتے تھے۔ جب انہوں نے نوبیل انعام جیتا تو میں بھی لندن میں رہتا تھا۔ میں الطاف گوہر کی تنظیم تھرڈ ورلڈ فاؤنڈیشن میں کام کرتا تھا۔ اس سے پہلے میں نے اس وقت فارن سروس سے استعفیٰ دے دیا تھا جب جولائی 1977ء میں ضیاء الحق نے بھٹو کی حکومت کا تختہ الٹ کر ملک کو جہالت کے اندھیرے گڑھے میں دھکیل دیا تھا سلام اور اے جی (ہم الطاف گوہر کو اس نام سے پکارتے تھے) قریباً ایک ہی وقت میں گورنمنٹ کالج میں ہوتے تھے۔ فاؤنڈیشن نے ڈاکٹر سلام کے اعزاز میں ایک جشن منایا جس کے انتظامات میرے ذمے تھے۔ چند دنوں بعد پارٹی میں کھینچی گئی تصاویر کی البم لے کر ان کے گھر پٹنی گیا۔ انہوں نے انتہائی خوشی کا اظہار کیا۔ حالانکہ حقیقی اور گہری خوشی تو مجھے ہو رہی تھی۔ کیونکہ ان کی رفاقت میں ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے آپ پر روشنی کی کرنیں پڑ رہی ہیں۔

وہ ایک ایسے انسان تھے جو ہر قسم کی تلخ مزاجی سے پاک تھے۔ مثال کے طور پر اگر پاکستان ان کو یونیسکو کے ڈائریکٹر جنرل کے لئے امیدوار نامزد کر دیتا تو ان کی جیت یقینی تھی۔ لیکن ضیاء الحق نے صاحبزادہ یعقوب خاں کو نامزد کر دیا اور عطیہ عنایت اللہ کو ان کی انتخابی مہم کی انچارج بنایا۔ یوں تو الیکشن شروع ہی سے ہارا جا چکا تھا۔ لیکن مس عنایت اللہ نے پیرس میں یہ اعلان کرکے لٹیا ہی ڈبو دی کہ 'فرانس کو ایک جنرل نے بچایا تھا۔ اب یونیسکو کو بھی ایک جنرل ہی بچائے گا'۔

ویانا میں ڈاکٹر سلام نے مجھے بتایا کہ نوبیل انعام جیتنے کے بعد وہ ہر مسلمان ملک کے دارالحکومت میں گئے تھے یہ التجا لے کر کہ مجموعی قومی آمدنی کا ایک فیصد سائنسی تعلیم کے لئے وقف کردیں۔ لیکن کسی نے حامی نہیں بھری۔ لیبیا میں ان کے جہاز کو زمین پر اترتے ہی انہیں سیدھا "عظیم لیڈر" کے پاس لے جایا گیا۔ لیکن انہوں نے سلام سے جو واحد سوال پوچھا وہ یہ تھا کہ وہ ان کے لئے ایٹم بم بنا سکتے ہیں۔ سلام کا جواب تھا کہ وہ اس قسم کے سائنس دان نہیں ہیں۔ کرنل صاحب نے اس کے بعد سلام یا ان کے خیالات میں کوئی دلچسپی نہیں لی۔

پروفیسر اشفاق علی خاں نے ایک دفعہ کہا تھا کہ ایوب خاں ایک بدقسمت انسان تھا۔ "تاریخ اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو عظمت کے راستے پر لے جانا چاہتی ہے۔ لیکن ہر مرتبہ وہ جھٹک کر اپنا ہاتھ چھڑا لیتا ہے"۔

(ڈیلی ٹائمز 26 نومبر 2006ء)

جس زندگی میں اخوت اور ہمدردی نہ ہو وہ کیا زندگی ہے۔

(حضرت مسیح موعود)

ایم ایس خالد

مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب فانی کی یاد میں

آج ایک بزرگ صحافی، شاعر اور دانشور دوست اور تحریک پاکستان کے ایک پُر جوش سرگرم کارکن کے طور پر مقامی مسلم لیگی جلسوں وغیرہ میں نظمیں پڑھنے والے قلمکار بھائی مکرم چوہدری محمد اکبر فانی صاحب یاد آرہے ہیں جو دسمبر آنے پر اپنا یہ شعر پڑھتے گنگناتے، سناتے تھے۔

دسمبر جب بھی آتا ہے تو جلسہ یاد آتا ہے
دسمبر وہ مہینہ ہے جو بچھڑوں کو ملاتا ہے

مگر آہ! افسوس اس بات کا ہے کہ جلسہ سالانہ ربوہ میں منعقد نہ ہونے کی وجہ سے "ملاتا ہے" کی بجائے "ملاتا تھا" کہنا پڑ رہا ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمارے اس کرب انگیز "تھا" کو پھر "ہے" میں بحال کردے۔ آمین

وہ 12؍ اگست 2006ء کو 80 سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ لاریب! ہم سب خدا کے ہیں اور اپنے اپنے وقت پر اسی کے حضور حاضر ہوں گے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مرحوم اکبر فانی صاحب کے آباؤاجداد کا تعلق ضلع جھنگ سے تھا۔ وہی جھنگ (ساندل بار کا علاقہ) جو پہلے تو دو رومانوی داستانوں "ہیر رانجھا" اور "مرزا صاحباں" کے حوالہ سے برصغیر پاک و ہند میں مشہور ہوا۔ پھر جھنگ مگھیانہ کا شہر، عالمی شہرت پانے والے نوبیل انعام یافتہ سائنسدان پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالسلام صاحب کی جائے پیدائش ہونے کی وجہ سے ساری دنیا میں شہرت پا گیا۔ اور جب 1947ء کی تقسیم ہند عمل میں لائی گئی تو قادیان سے ہجرت کر کے آنے والی جماعت احمدیہ نے اسی جھنگ ضلع میں اپنا نیا عالمگیر ہیڈ کوارٹر، ربوہ نام کا شہر بسا کر قائم کیا تو جھنگ کو ایک نیا روحانی تقدس بھی حاصل ہو گیا۔ اسی جھنگ کے قریب ایک قصبہ کمالیہ میں ہمارے اکبر صاحب 28 دسمبر 1926ء کو پیدا ہوئے۔ والد کا نام چوہدری دل محمد اور والدہ کا نام فاطمہ بی بی تھا۔ گاؤں کا ماحول مکمل طور پر جاہلانہ تھا۔ جہاں کے باسی کھیتی باڑی کے سوا اپنی آل اولاد، نئی نسل کی تعلیم و تربیت کی اہمیت کا کوئی تصور نہ رکھتے تھے۔ لیکن اکبر فانی کے طور طریق، رنگ ڈھنگ اور ذہنی رجحان کو دیکھتے ہوئے ان کے دادا جان نے یہ انقلابی فیصلہ کیا کہ اپنے پہلے پوتے کو دور واقع ایک سکول میں داخل کرا کے تعلیم دلا کر پڑھا کو بنایا جائے۔ یہ فیصلہ پوتے کی عملی زندگی سے کھیتی باڑی کو رخصت کر کے لکھنے پڑھنے، اور ملازمت پیشہ زندگی کی طرف لے گیا۔ کلاس کا مانیٹر تھا۔ سکول کے ڈرامہ میں حصہ لینا اور وائسرائے ہند لارڈ لنلتھگو کے ہاتھ سے سند کے علاوہ 'ریڈیو' انعام کے طور پر وصول کرنا، مگر استاد کے کہنے پر قیمتی 'ریڈیو' سکول کو تحفہ کر دینا، جنگ عظیم دوم کے دوران گلی کوچوں میں "ہٹلر آیا، ہٹلر آیا" کا شور سننا اور سرکاری عمارتوں پر "ہٹلر کا سر کچلو" کے بڑے پوسٹر آویزاں دیکھنا اور لاکھوں نوجوانوں کا فوج میں بھرتی ہونے کے نظارے کرتے ہوئے آپ کو اچھی طرح یاد رہا کہ جنگ عظیم دوئم کے دوران بڑے زور سے افواہ پھیلائی گئی تھی کہ ہٹلر "امام مہدی" کے روپ میں آرہا ہے۔ بہر حال سکول کی تعلیم کے ساتھ ساتھ پڑھا کو پوتے نے عصری تاریخ اور تحریک آزادی کے نتیجہ میں تشکیل پاکستان کے مناظر اور منازل کو خود شعوری طور پر دیکھا پرکھا اور مقدور بھر اس میں حصہ بھی لیا وقت گزرتا گیا اتفاق سے 'الفضل' میں اعلان پڑھا کہ جماعت کو سندھ میں زراعت کے پیشہ سے وابستہ پڑھے لکھے نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ لاہور جودھامل بلڈنگ میں جماعت کے دفاتر تھے۔ فانی صاحب وہاں پہنچے، دفتر خزانہ میں آپ کے پھوپھی زاد بھائی چوہدری بشیر رائے ونڈی صاحب کام کرتے تھے ان کے مشورہ سے درخواست لکھی اور انٹرویو کے مراحل طے کئے اور جس کے نتیجہ میں آپ کو سندھ کی محمد آباد اسٹیٹ پہنچ کر کام کا چارج لینے کے لئے حیدرآباد جانے والی ٹرین پر سوار کرادیا اور منزل مقصود پر پہنچ کر اکبر فانی صاحب کو مکرم ملک غلام احمد صاحب عطاء کی نگرانی و راہنمائی میں مختلف فارموں Estates کے ایجنسی دفتر میں بطور اکاؤنٹنٹ اہم ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق ملی۔

اسی دوران 1956ء میں شورکوٹ چک نمبر 497 کے محترم منشی برکت علی خاں صاحب کی دختر نیک اختر کے ساتھ نکاح اور 1957ء میں شادی ہوگئی۔ فانی صاحب کے اندر شاعری کے ساتھ صحافیانہ جراثیم بھی موجود تھے لہٰذا اپنے قیام سندھ کے دوران، ہفت روزہ 'لاہور' میں مضامین کے علاوہ سیاسی ڈائری بھی لکھتے رہے۔...... نیز روزنامہ مشرق کراچی کے نامہ نگار کے طور پر بھی کام کیا۔ ایک ذمہ دار صحافی کا کردار ادا کرتے ہوئے فانی صاحب نے مقامی سول انتظامیہ اور جاگیردارانہ جبر کے معاشرتی ماحول کی چیرہ دستیوں اور ناانصافیوں کے خلاف قلمی جہاد جاری رکھ کر بہت سے غلط کاروں کو راہ راست پر لانے کا ذریعہ و باعث بنے۔ بہر حال فانی صاحب نے جماعتی تعلیمی ادارہ تعلیم الاسلام سکول کے اکاؤنٹنٹ کے طور پر بھی خدمات سرانجام دیں۔ الغرض بعد ریٹائرمنٹ محترم فانی صاحب نے ربوہ میں پہلے PCO کے علاوہ Fax Service کا کام بھی شروع کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ گذشتہ 20 سال سے اخبار جنگ لاہور کے نمائندہ ربوہ کے طور پر کام کرتے رہے نیز جیو ٹی وی سے بھی وابستہ تھے۔

گھریلو محاذ پر مرحوم اکبر فانی صاب کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹوں اور چار بیٹیوں سے نوازا۔ سب کی شادی خانہ آبادی کی بفضل اللہ تعالیٰ توفیق پائی۔ آپ کے بیٹوں کے نام مکرم مبشر احمد (جاپان) مکرم منور احمد اکمل فانی (جرمنی) فضل احمد فانی (کینیڈا) فخر احمد فانی (جرمنی) ہیں مکرم سعید الرحمٰن صاحب شاہد، مرحوم کے داماد ہیں جو سیرالیون (افریقہ) میں آجکل امیر جماعت ہیں۔ جبکہ سب سے چھوٹے داماد رانا ندیم احمد صاحب نے اپنے تین بچوں کے ساتھ فانی صاحب کے پاس رہائش رکھ کر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ اپنے نواسوں سے بہت محبت کرتے ان کو کھیلتے کھلاتے ہوئے خوش خوش اپنا آخری وقت گزارا۔

بفضل اللہ تعالیٰ دو بار جرمنی اور ایک بار جاپان اپنے بیٹوں کے پاس گئے۔ جہاں خدا تعالیٰ کے ان گنت فضلوں کا ذاتی مشاہدہ کرتے ہوئے شاد کام لوٹے۔ الحمد للہ

آخر میں آئیں مرحوم فانی صاحب کی مغفرت اور بلندی درجات کی دعا کرتے ہوئے ان کی ارسال کردہ جنگ میں شائع شدہ جلسہ سالانہ قادیان 2004ء کے متعلق ایک خبر کو پڑھ کر قند مکرر کے طور پر روحانی حظ اٹھائیں۔

"قادیانی جماعت کا 113 واں تین روزہ جلسہ سالانہ بھارت میں ختم ہوگیا"۔

پاکستان سمیت دنیا بھر سے 35 ہزار افراد نے شرکت کی۔

"مرزا مسرور احمد نے پیرس سے خطاب کیا"۔

قادیان (بھارت نامہ نگار جنگ چناب نگر) قادیانی جماعت کا 113 واں تین روزہ سالانہ عالمی جلسہ ختم ہوگیا۔ جلسہ میں دنیا کے مختلف ممالک سے 35 ہزار افراد نے شرکت کی۔ پاکستان سے تین ہزار افراد اٹاری ریلوے اسٹیشن اور واہگہ سے بھارت میں داخل ہوئے۔ بھارتی حکومت نے اسلام آباد ایمبیسی میں ہفتہ اور اتوار کو چھٹی ہونے کے باوجود اپنے دفتر کھلے رکھے۔ تین ہزار ویزے جاری کئے گئے۔ بھارت میں جلسہ سالانہ کے انعقاد پر صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر عبدالکلام اور وزیراعظم ڈاکٹر من موہن سنگھ نے اپنی اپنی طرف سے جلسہ میں شامل ہونے والوں کو مبارک باد کا پیغام پہنچایا۔ پروفیسر درباری ڈپٹی سپیکر پنجاب 'جو ضلع گجرات پاکستان کے گاؤں "گولیکی" کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ میرا ارادہ تھا کہ میں بارڈر پر جا کر اپنے پاکستانی بھائیوں کا استقبال کروں۔ انہوں نے وزیراعظم ہند کی طرف سے جلسہ میں شامل ہونے والے افراد کو چائے کے لئے 50 ہزار روپے دینے کا بھی اعلان کیا۔ قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا مسرور احمد نے افتتاحی خطاب کیا جو 'پیرس' سے جماعت کے ٹی وی چینل کے ذریعہ دیکھا اور سنا گیا۔

بلاشبہ مرحوم فانی صاحب نے اپنا علم اور اپنا صحافتی قلم سچ اور حق کے ابلاغ کے لئے ہی استعمال کیا۔ الحمد للہ ع

آسمان تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب

جسمانی طور پر جڑے ہوئے جڑواں بچے

جسمانی طور پر جڑے ہوئے بچوں کو Conjoint Twins کہتے ہیں۔ ایسے بچوں کے جسم مکمل طور پر علیحدہ نہیں ہو پاتے۔ پیدائش کے وقت ان کے جسم کے مختلف حصے اور اعضاء جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ میڈیکل کی تاریخ میں ایسے کئی بچوں کا ذکر ملتا ہے۔ ان میں سب سے زیادہ شہرت یافتہ سیام (بنکاک) کے ینگ اور ینگ تھے جو 1811ء میں پیدا ہوئے تھے۔

یہ بچے ہم جنس اور ہم شکل ہوتے ہیں۔ حمل کے دوران اگر اس ملاپ سے بننے والے خلئے مکمل طور پر علیحدہ ہو جائیں تو Identical Twins وجود میں آتے ہیں۔ اگر کسی وجہ سے مکمل طور پر علیحدہ نہ ہوسکیں تو Conjoint Twins وجود میں آتے ہیں۔ یہ دو علیحدہ افراد ہوتے ہیں۔ مگر آپس میں جڑے ہوئے۔ جڑنے کا عمل مختلف ہوسکتا ہے۔ بعض دفعہ یہ صرف جلد سے جڑے ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ کئی اہم اندرونی و بیرونی اعضاء مشترک ہوتے ہیں۔ زمانہ قدیم میں لوگ سمجھتے تھے کہ ان کی پیدائش کسی سائے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ایسے بچے شاذ و نادر ہی پیدا ہوتے ہیں۔ ایسے بچوں کی پیدائش کی شرح دو لاکھ میں ایک ہے۔ قدرت کی طرف سے ایسی صورت میں 80 فیصد بچے پیدائش سے پہلے ہی حمل گرنے کی صورت میں ہلاک ہو جاتے ہیں۔ چالیس فیصد بچوں کا سینہ آپس میں جڑا ہوا ہوتا ہے۔ ایسے بچوں کا جگر اور اکثر دل کا کچھ حصہ بھی آپس میں جڑا ہوتا ہے۔ 35 فیصد بچے پیٹ سے جڑے ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ اندرونی طور پر ان کے جگر اور انتڑیاں وغیرہ بھی مشترک ہوتی ہیں۔ 19 فیصد بچے کمر کے نچلے حصے سے آپس میں جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ چھ فیصد بچے ناف سے نیچے آپس میں ملے ہوئے ہوتے ہیں اور ان کے تولیدی اعضاء بھی متاثر ہوتے ہیں۔ دو فیصد بچوں کے سر آپس میں جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ الٹراساؤنڈ کی مدد سے اب ایسے بچوں کی قبل از پیدائش تشخیص ممکن ہے۔ ایسے بچوں کی محفوظ پیدائش کا بہترین طریقہ آپریشن ہے۔ اس کے علاوہ پیدائش کے وقت ماہر امراض بچگان کی موجودگی بھی ضروری ہے۔ ایسے بچوں کا حتمی علاج آپریشن کے ذریعے علیحدگی ہے۔ یہ آپریشن عموماً انتہائی پیچیدہ ہوتے ہیں۔ اکثر اوقات دونوں بچوں کو بچانا ممکن نہیں ہوتا اور اس بات کا فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ دونوں میں سے کس کو بچایا جاسکتا ہے۔ بعض دفعہ جڑنے کا عمل اس طرح کا ہوتا ہے کہ آپریشن کے ذریعے بھی علیحدگی ممکن نہیں ہوتی۔ کچھ عرصہ قبل دو ایرانی لڑکیاں علیحدگی کے آپریشن کے دوران ہلاک ہوگئی تھیں اور ذرائع ابلاغ نے ان کے آپریشن کی بہت تشہیر کی تھی۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 66197 میں Alia.N.Chaudhry

بنت حشمت علی پیشہ آرائیں عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 7-6-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ جائیداد واقع Lynn wood 98037 مالیتی -/300000 ڈالر بینک قرض -/219000 ڈالر۔ 2۔ جائیداد واقع Lynn wood 98087 مالیتی -/250000 ڈالر بینک قرض -/214000 ڈالر کا 1/2 حصہ۔ 3۔ جائیداد Edmonds مالیتی -/380000 ڈالر کا 25 فیصد حصہ۔ 4۔ جائیداد واقع Lynndwood مالیتی -/335000 ڈالر بینک قرض -/348000 ڈالر کا 50 فیصد حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 ڈالر ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Alia.N.Chaudhry گواہ شد نمبر 1 راشد منور ولد منور احمد گواہ شد نمبر 2 وسیم اظفر ولد حشمت علی

مسل نمبر 66198 میں فہد مبارک ملک

ولد ملک منصور احمد پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15-1-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد فہد مبارک ملک گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد ملک ولد عبدالسبحان ملک گواہ شد نمبر 2 عبدالخالد ولد ایم اے مجید مرحوم

مسل نمبر 66199 میں مبشرائے ممتاز

ولد ممتاز انور شہید پیشہ فزیشن عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 29-7-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان واقع U.S.A مالیتی -/309900 ڈالر جس میں ادا دہ رقم -/61980 ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/12302.3 ڈالر ماہوار بصورت فزیشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مبشرائے ممتاز گواہ شد نمبر 1 حمیدائے بھٹی گواہ شد نمبر 2 لطف اللہ سلیم

مسل نمبر 66200 میں صائمہ ممتاز

زوجہ مبشرائے ممتاز پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 29-7-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 1202 اونس مالیتی -/5125 ڈالر۔ 2۔ حق مہر -/8000 ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ صائمہ ممتاز گواہ شد نمبر 1 لطف اللہ سلیم گواہ شد نمبر 2 حمیدائے بھٹی

مسل نمبر 66201 میں علی ذوہاب

ولد تنویر احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نور منزل علی پور ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 23-12-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد علی ذوہاب گواہ شد نمبر 1 لقمان احمد وصیت نمبر 43579 گواہ شد نمبر 2 اوصاف احمد وصیت نمبر 25159

مسل نمبر 62202 میں فضل الرحمٰن جاوید

ولد محمد لطیف مرحوم قوم شیخ پیشہ زراعت عمر...... بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 151/ایم ایل ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 7-5-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی اراضی 2/ ایکڑ اندازاً مالیتی -/250000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ بصورت زراعت -/12000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد فضل الرحمٰن جاوید گواہ شد نمبر 1 حبیب اللہ ولد چوہدری عبدالقادر مرحوم گواہ شد نمبر 2 تجمل رشید ولد چوہدری عبدالرشید

مسل نمبر 66203 میں عدیل احمد چیمہ

ولد خلیل احمد چیمہ قوم چیمہ جٹ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 141 مراد ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 7-1-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عدیل احمد چیمہ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد وڑائچ ولد رحمت اللہ گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد چیمہ ولد غلام نبی چیمہ

مسل نمبر 66204 میں محمد اختر گھمن

ولد محمد رفیق گھمن قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر 64 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 30/3-R ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 8-1-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی اراضی ساڑھے گیارہ ایکڑ مالیتی -/2075000 روپے۔ 2۔ مکان مالیتی -/150000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/1000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد اختر گھمن گواہ شد نمبر 1 رانا محمد ظفر اللہ ولد رانا عطاء اللہ گواہ شد نمبر 2 میاں مجید احمد ولد میاں غلام نبی

مسل نمبر 66205 میں ثریا بیگم

زوجہ محمد اختر گھمن قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 66 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 30/3-R ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 8-1-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی اراضی 6 کنال مالیتی -/100000 روپے۔ 2۔ حق مہر بصورت زیور 5 تولے مالیتی -/65000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/1350 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/16000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ثریا بیگم گواہ شد نمبر 1 محمد اختر گھمن خاوند موصیہ گواہ

شد نمبر2 میاں مجید احمد ولد میاں غلام نبی

مسل نمبر 66206 میں منصورہ منیر

بنت منیر احمد باجوہ قوم باجوہ جٹ پیشہ خانہ داری عمر22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر223/9-R ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 30-11-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ منصورہ منیر گواہ شد نمبر1 رفیع احمد رند معلم سلسلہ وصیت نمبر 43075 گواہ شد نمبر2 رشید احمد

مسل نمبر 66207 میں سہیلہ ناہید

بنت محمد شفیع باجوہ قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر223/9-R ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 6-12-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ سہیلہ ناہید گواہ شد نمبر1 رفیع احمد رند معلم سلسلہ گواہ شد نمبر2 ظہیر احمد ولد محمد شفیع

مسل نمبر 66208 میں زاہد رسول گھمن

ولد محمد یوسف گھمن قوم گھمن پیشہ ملازمت عمر38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر223/9-R ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 7-12-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/4500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد زاہد رسول گواہ شد نمبر1 رفیع احمد رند معلم سلسلہ گواہ شد نمبر2 ظہیر احمد باجوہ ولد محمد شفیع باجوہ

مسل نمبر 66209 میں رانا فیض احمد

ولد چوہدری رانا فضل داد قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر71 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 168 مراد ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-1-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ زرعی اراضی 1/3 ایکڑ 5 کنال 10 مرلے اندازاً مالیتی -/1106250 روپے واقع چک نمبر 168 مراد۔2۔ احاطہ مع مکان 9 مرلہ مالیتی اندازاً مالیتی -/180000 روپے واقع چک نمبر 168 مراد۔3۔ زرعی اراضی 1/17 ایکڑ واقع 22 حمید آباد مالیتی -/3400000 روپے۔4۔ زرعی اراضی ایک ایکڑ 6 کنال واقع سیالکوٹ مالیتی -/262500 روپے۔5۔ بھینس ایک عدد مالیتی -/30000 روپے۔اس وقت مجھے بصورت زمیندارہ مبلغ -/112000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد رانا فیض احمد گواہ شد نمبر1 نذیر احمد سانول معلم سلسلہ وصیت نمبر 39423 گواہ شد نمبر2 رانا فضل احمد ولد رانا فیض احمد

مسل نمبر 66210 میں شمیم بیگم

بیوہ رانا محمد انور مرحوم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر168 مراد ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-1-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔حق مہر بصورت طلائی زیور اندازاً مالیتی -/60000 روپے 2۔ بھینس 2 عدد مالیتی -/60000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ شمیم بیگم گواہ شد نمبر1 نذیر احمد سانول معلم سلسلہ گواہ شد نمبر2 رانا فضل احمد ولد رانا فیض احمد

مسل نمبر 66211 میں منصور احمد

ولد محمد شریف مرحوم قوم کاہلوں جٹ پیشہ دوکانداری عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عینو والی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-10-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ زرعی اراضی 7 کنال واقع عینو والی مالیتی -/150000 روپے۔2۔مکان برقبہ ساڑھے سات مرلہ عینو والی مالیتی اندازاً -/100000 روپے۔3۔ دوکان واقع عینو والی مالیتی اندازاً -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت دوکانداری مل رہے ہیں۔اور مبلغ -/4000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد منصور احمد گواہ شد نمبر1 خاور منیر ولد منیر احمد گواہ شد نمبر2 فرحان احمد ولد بشیر احمد

مسل نمبر 66212 میں فرحت النساء

زوجہ منصور احمد قوم کاہلوں جٹ پیشہ ٹیچر عمر42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عینو والی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-12-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی زیور ساڑھے تین تولے مالیتی اندازاً -/46000 روپے۔2۔حق مہر بذمہ خاوند -/20000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/8000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ فرحت النساء گواہ شد نمبر1 ارسلان محسن ولد منصور احمد گواہ شد نمبر2 فرحان احمد ولد بشیر احمد

مسل نمبر 66213 میں نور صبا

بنت محمد ارشد قوم مان جٹ پیشہ طالب علم عمر16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر427/T.D.A ضلع لیہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 20-11-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ نور صباء گواہ شد نمبر1 معلم محمد حسین غضنفر وصیت نمبر 32233 گواہ شد نمبر2 محمد یونس جاوید ولد چوہدری ادریس احمد

مسل نمبر 66214 میں محمد نواز لنگاہ

ولد عبدالکریم معلم سلسلہ قوم لنگاہ پیشہ معلم سلسلہ عمر45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 347/T.D.A ضلع لیہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 9-11-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔زرعی اراضی ساڑھے تیرہ ایکڑ واقع ادرحماں ضلع سرگودھا جو میری ہمشیرگان کے زیر استعمال ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/5650 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمد نواز لنگاہ گواہ شد نمبر1 متین احمد معلم سلسلہ وصیت نمبر 39218 گواہ شد نمبر2 محمد اقبال ولد محمد یار

مسل نمبر 66215 میں غلام احمد

ولد عبدالعزیز قوم گجر پیشہ زمیندارہ عمر70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 27/ج۔ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 9-1-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ زرعی 1/2 ایکڑ 5 کنال مالیتی -/1000000 روپے۔

2۔ رہائشی مکان برقبہ دس مرلہ مالیتی اندازاً -/300000 روپے۔اس وقت مجھے بصورت زمیندارہ مبلغ -/25000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد غلام احمد گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد ولد جلال دین گواہ شد نمبر 2 محمد اسلم ولد خوشی محمد

مسل نمبر 66216 میں خالدہ پروین

بنت محمد انور قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 33 دھاروالی ضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 9-12-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔طلائی زیور 1/2 تولہ مالیتی -/7300 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ خالدہ پروین گواہ شد نمبر 1 محمود احمد خالد معلم سلسلہ وصیت نمبر 30294 گواہ شد نمبر 2 اشفاق احمد بابر ولد نور احمد

مسل نمبر 66217 میں بلال احمد بٹ

ولد منصور احمد بٹ قوم کشمیری پیشہ دوکانداری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اگوکی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 26-11-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/6500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد بلال احمد بٹ گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد بٹ ولد منصور احمد بٹ گواہ شد نمبر 2 محمد احسن شاد ولد محمد اشرف شاد مرحوم

مسل نمبر 66218 میں مبشرہ صدیقہ

بنت عبدالمجید قوم چیمہ پیشہ پرائیوٹ ٹیچنگ+طالب علم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی کھجوروالی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 5-2-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/2200 روپے ماہوار بصورت تنخواہ عارضی ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ مبشرہ طیبہ گواہ شد نمبر 1 محمد اشرف بھٹی ولد رحیم بخش گواہ شد نمبر 2 سعادت علی بٹر ولد رحمت خان بٹر

مسل نمبر 66219 میں شکیلہ اختر

بنت سعادت علی بٹر قوم جٹ پیشہ پرائیویٹ ٹیچر/طالب علم عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی کھجور والی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 5-2-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/2300 روپے ماہوار بصورت تنخواہ عارضی ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ شکیلہ اختر گواہ شد نمبر 1 محمد اشرف بھٹی ولد رحیم بخش گواہ شد نمبر 2 سعادت علی بٹر والد موصیہ

مسل نمبر 66220 میں شمیم اختر

زوجہ محمود احمد بٹر قوم جٹ گھمن پیشہ خانہ داری عمر 72 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 6-12-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ زرعی اراضی 2/1 ایکڑ مالیتی -/1200000 روپے واقع کوٹ کرم بخش ضلع سیالکوٹ۔ 2۔ زرعی اراضی اڑھائی ایکڑ واقع چک نمبر 98 شمالی ضلع سرگودھا مالیتی -/750000 روپے۔ 3۔ طلائی زیور 11 تولے مالیتی -/121000 روپے۔ 4۔حق مہر ادا شدہ بصورت زیور 9 تولے مالیتی -/99000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ شمیم اختر گواہ شد نمبر 1 چوہدری محمود احمد بٹر ولد محمد شریف بٹر گواہ شد نمبر 2 چوہدری عمران احمد بٹر ولد چوہدری محمود احمد بٹر

مسل نمبر 66221 میں منصورہ بیگم

زوجہ عبداللطیف قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرا بھڑکا ضلع میرپور آزاد کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 17-12-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔حق مہر ادا شدہ -/3500 روپے۔ 2۔طلائی زیور سوا تولہ مالیتی -/18000 روپے۔ 3۔ نقد رقم -/45000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/9392 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ منصورہ بیگم گواہ شد نمبر 1 عبداللطیف ولد فیروز دین گواہ شد نمبر 2 رفیق احمد ولد اکبر علی

مسل نمبر 66222 میں مظفر احمد

ولد عبداللطیف قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرا بھڑکا ضلع میرپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 17-12-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مظفر احمد گواہ شد نمبر 1 عبداللطیف والد موصی گواہ شد نمبر 2 رفیق احمد ولد اکبر علی

مسل نمبر 66223 میں راشدہ نجمی

بنت عبداللطیف قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرا بھڑکا ضلع میرپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 17-12-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ طلائی زیور 3 ماشہ مالیتی اندازاً -/4000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ راشدہ نجمی گواہ شد نمبر 1 عبداللطیف والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 رفیق احمد ولد اکبر علی

مسل نمبر 66224 میں مسعود احمد

ولد محمد یعقوب قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرا بھڑکا ضلع میرپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-12-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ مکان اندازاً مالیتی -/40000 روپے۔ 2۔ نقدی -/5000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/5200 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مسعود احمد گواہ شد نمبر 1 داؤد احمد وصیت نمبر 32313 گواہ شد نمبر 2 سلطان احمد ولد محمد یعقوب

مسل نمبر 66225 میں صائمہ بشیر

زوجہ مسعود احمد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرا بھڑکا ضلع میرپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-12-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس

کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔حق مہر -/60000 روپے۔2۔طلائی زیور 2 تولے 4 ماشے بصورت حق مہر ادا شدہ بصورت زیور) مالیتی -/30000 روپے۔3۔زیور 6 ماشے اندازاً مالیتی -/6000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ صائمہ بشیر گواہ شد نمبر 1 داؤد احمد وصیت نمبر 32213 گواہ شد نمبر 2 سلطان احمد ولد محمد یعقوب

مسل نمبر 66226 میں خالد محمود

ولد محمود احمد قوم گکھڑ راجپوت پیشہ مزدوری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرا بھڑکا ضلع میرپور آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 06-12-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔مکان بر مشتمل ایک کمرہ مالیتی /50000 روپے۔2۔نقدی -/40000 روپے۔3۔موٹر سائیکل اندازاً مالیتی -/42000 روپے۔4۔دوکان کا سامان اندازاً مالیتی -/10000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3500 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد خالد محمود گواہ شد نمبر 1 طاہر محمود ناصر ولد محمود احمد گواہ شد نمبر 2 منصور احمد ولد غلام الدین

مسل نمبر 66227 میں عبدالجبار

ولد عبدالحق قوم بھٹی راجپوت پیشہ مزدوری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرا بھڑکا ضلع میرپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 06-12-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔مکان اندازاً مالیتی -/80000 روپے۔2۔موٹر سائیکل مالیتی اندازاً -/28000 روپے۔3۔سامان دوکان مالیتی اندازاً -/20000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبدالجبار گواہ شد نمبر 1 عبدالمنان ولد عبدالحق گواہ شد نمبر 2 ظفر احمد ولد عبدالحق

مسل نمبر 66228 میں رخسانہ تبسم

زوجہ محمد آصف قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 475/ای۔بی ضلع وہاڑی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 07-1-2 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی زیور 5 تولے مالیتی اندازاً -/70000 روپے۔2۔حق مہر ادا شدہ بصورت زیور -/40000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ رخسانہ تبسم گواہ شد نمبر 1 محمد آصف خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد یوسف ولد نواب دین

مسل نمبر 66229 میں ڈاکٹر امتہ البصیر

زوجہ ڈاکٹر آغا نعمت اللہ قوم قیصرانی پیشہ ڈاکٹر عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فرید کالونی ڈیرہ غازی خان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 06-9-23 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔دوکان برقبہ 2 مرلے مالیتی -/3000000 روپے۔2۔رہائشی مکان برقبہ پونے گیارہ مرلے مالیتی -/2800000 روپے۔3۔پلاٹ 5 مرلے واقع ڈیرہ غازی خان مالیتی -/400000 روپے۔4۔ زرعی اراضی 17 کنال واقع تحصیل تونسہ شریف۔5۔ حق مہر ادا شدہ -/25000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/24000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/72000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ ڈاکٹر امتہ البصیر گواہ شد نمبر 1 ممتاز انعام اللہ ولد آغا عبدالرحمٰن گواہ شد نمبر 2 کرامت احمد ولد بہار خان

مسل نمبر 66230 میں محمد نواز

ولد رحیم بخش قوم آرائیں پیشہ مزدوری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لودھراں بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 06-12-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔زرعی اراضی 2 کنال مالیتی -/100000 روپے۔2۔مکان برقبہ 7 مرلہ مالیتی -/200000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمد نواز گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد مبشر مربی سلسلہ ولد محمد اسماعیل اسلم گواہ شد نمبر 2 ملک خلیل احمد ولد ملک محمد موسیٰ

مسل نمبر 66231 میں حافظ سبحان ایوب

ولد ملک خالد جاوید قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع چکوال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 07-1-9 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد حافظ سبحان ایوب گواہ شد نمبر 1 ملک خالد جاوید والد موصی گواہ شد نمبر 2 ملک ناصر احمد ولد ملک مظفر احمد

مسل نمبر 66232 میں ملک محمد افضل

ولد غلام حسین قوم اعوان پیشہ کاشتکاری عمر 72 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع چکوال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 07-1-7 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔مکان برقبہ 8 مرلہ مالیتی -/150000 روپے۔2۔بنجر زمین 26/ ایکڑ واقع چک نمبر 77 سانگھڑ مالیتی -/100000 روپے۔3۔نقد رقم -/50000 روپے۔اس وقت مجھے بصورت کاشتکاری مبلغ -/12000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمد افضل گواہ شد نمبر 1 اشتیاق احمد ولد محمد افضل گواہ شد نمبر 2 محمد اسلم ولد غلام حسین

مسل نمبر 66233 میں مسعودہ بیگم

زوجہ محمد افضل قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر 70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع چکوال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 07-1-7 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔حق مہر ادا شدہ -/500 روپے۔2۔نقد رقم -/20000 روپے۔ 3۔بنجر زمین سوا تین ایکڑ واقع چک نمبر 77 سانگھڑ اندازاً مالیتی -/20000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ مسعودہ بیگم گواہ شد نمبر 1 محمد سلم ولد غلام حسین گواہ شد نمبر 2 محمد افضل خاوند موصیہ

مسل نمبر 66234 میں محمد اسلم اعوان

ولد غلام حسین قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر 66 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع چکوال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 07-1-7 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔نقد رقم -/150000 روپے۔2۔مکان برقبہ 8 مرلہ مالیتی -/150000 روپے۔3۔بنجر زمین 26/ ایکڑ واقع چک نمبر 77 سانگھڑ مالیتی -/100000 روپے۔اس

وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد اسلم گواہ شد نمبر 1 ملک اشتیاق احمد ولد ملک محمد افضل گواہ شد نمبر 2 محمد افضل ولد غلام حسین

مسل نمبر 66235 میں ظفر احمد

ولد ملک نذیر احمد قوم اعوان پیشہ زمیندارہ عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈھوک گجر چکوال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 16-12-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ برقبہ 30 مرلہ واقع ڈھوک گجر مالیتی -/900000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت زمیندارہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ظفر احمد گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد باجوہ وصیت نمبر 37841 گواہ شد نمبر 2 عزیز احمد طاہر مربی سلسلہ وصیت نمبر 27193

مسل نمبر 66236 میں راشد نوید

ولد سعید احمد قوم موچی پیشہ مزدوری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھیر کے کلاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 21-12-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد راشد نوید گواہ شد نمبر 1 امتیاز احمد کاشمیری معلم سلسلہ ولد محمد حسین گواہ شد نمبر 2 وحید احمد ولد سعید احمد

مسل نمبر 66237 میں عابدہ مظفر

زوجہ راشد نوید پیشہ ملازمت عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھیر کے کلاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 21-12-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر ادا شدہ بصورت طلائی زیور 10 گرام مالیتی -/7000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت ٹیچر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ عابدہ مظفر گواہ شد نمبر 1 امتیاز احمد کاشمیری معلم سلسلہ گواہ شد نمبر 2 راشد نوید خاوند موصیہ

مسل نمبر 66238 میں امتہ الرحمٰن

زوجہ اعجاز احمد قوم جٹ وڑائچ پیشہ پنشنر عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھیر کے کلاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 19-12-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ بینک بیلنس -/200000 روپے۔ 2۔ طلائی زیور 8 ماشہ مالیتی -/8000 روپے۔ 3۔ زمین 3 مرلہ مالیتی -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3200 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ الرحمٰن گواہ شد نمبر 1 امتیاز احمد کاشمیری معلم سلسلہ گواہ شد نمبر 2 افتخار احمد ولد غلام حیدر

مسل نمبر 66239 میں مرزا جمیل احمد

ولد مرزا نسیم احمد بیگ قوم مغل برلاس پیشہ ملازمت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نسووالی سوہل ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-12-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مرزا جمیل احمد گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد شمس معلم سلسلہ وصیت نمبر 35230 گواہ شد نمبر 2 محمد امین چیمہ مربی سلسلہ

مسل نمبر 66240 میں اسد منیر

ولد منیر احمد میر قوم میر پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ ظریف آباد پشاور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 30-9-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد اسد منیر گواہ شد نمبر 1 فاروق احمد ولد محمود احمد مرحوم گواہ شد نمبر 2 سعید احمد قریشی وصیت نمبر 36932

اردو شاعر۔ مرزا غالب

مرزا اسد اللہ غالب کے نام سے کون واقف نہیں۔ اردو اور فارسی کے مسلم الثبوت استاد اور دور حاضر کی اردو شاعری کے امام مرزا اسد اللہ خاں غالب 27 دسمبر 1797ء کو آگرہ میں پیدا ہوئے۔ آباؤ اجداد کا پیشہ تیغ زنی اور سپہ گری تھا۔ انہوں نے اپنا پیشہ انشاء پردازی اور شعر و شاعری کو بنایا اور ساری عمر اسی شغل میں گزار دی۔

13 برس کی عمر میں، دہلی کے ایک علم دوست گھرانے میں شادی ہوئی اور یوں غالب دلی چلے آئے جہاں انہوں نے اپنی ساری عمر بسر کر دی۔ غالب نے اپنی زندگی بڑی تنگدستی اور عسرت میں گزاری مگر کبھی کوئی کام اپنی غیرت اور خودداری کے خلاف نہ کیا۔ 1855ء میں ذوق کے انتقال کے بعد بہادر شاہ ظفر کے استاد مقرر ہوئے جہاں سے انہیں نجم الدولہ دبیر الملک اور نظام جنگ کے خطابات عطا ہوئے۔ جب 1857ء میں بہادر شاہ ظفر قید کر کے رنگون بھیج دیئے گئے تو نواب یوسف علی خاں والی رام پور کے دربار سے وابستہ ہو گئے جہاں سے انہیں آخر عمر تک وظیفہ ملتا رہا۔

غالب فارسی اور اردو دونوں زبانوں کے عظیم شاعر تھے جتنی اچھی شاعری کرتے تھے اتنی ہی شاندار نثر لکھتے تھے۔ انہوں نے شاعری کے ساتھ ساتھ نثر نگاری میں بھی ایک نئے اسلوب کی بنیاد رکھی۔ غالب سے پہلے خطوط بڑے مقفع اور مسجع زبان میں لکھے جاتے تھے انہوں نے اسے ایک نئی زبان عطا کی اور بقول انہی کے ”مراسلے کو مکالمہ بنا دیا“۔

15 فروری 1869ء غالب کا یوم وفات ہے۔

ہیں اور بھی دنیا میں سخن ور بہت اچھے
کہتے ہیں کہ غالب کا ہے انداز بیاں اور

ہے کہاں تمنا کا دوسرا قدم یا رب
ہم نے دشت امکاں کو ایک نقش پا پایا

حضرت مسیح موعود اور خلفاء سلسلہ نے غالب کے کئی اشعار اپنی کتب اور تقاریر میں بیان کئے ہیں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

”غالب شرابی تھا لیکن اس کی زباں پر حکمت کی بہت سی باتیں جاری ہوئی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے اس کے دل میں ضرور نیکی تھی۔ وہ ایک مقام پر کہتا ہے۔

ع
مشکلیں اتنی پڑیں مجھ پر کہ آساں ہو گئیں

جب انسان اپنے آپ کو تنعم اور عیش کا عادی بنا لے تو جو حساب بھی آتا ہے اسے سخت معلوم ہوتا ہے لیکن اگر شدائد برداشت کرنے کا انسان عادی بن جائے تو پھر اسے حساب آسان نظر آتا ہے“۔

(تفسیر کبیر جلد ہشتم ص 338)

مندرجہ بالا اقتباس میں جس شعر کا مصرعہ آیا ہے وہ پورا شعر یوں ہے۔

رنج سے خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج
مشکلیں اتنی پڑیں مجھ پر کہ آساں ہو گئیں!

پھر حضور فرماتے ہیں:۔

”مجھے ہمیشہ تعجب آتا ہے کہ وہ لوگ جو اپنی نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج اور تقویٰ و طہارت پر فخر کرتے ہیں وہ تو کسی تکلیف کے موقعہ پر چلا اٹھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہم پر ظلم کیا، لیکن ہندوستان کا وہ مشہور شاعر جو دین سے بالکل ناواقف تھا ایک سچائی کی گھڑی میں باوجود شراب کا عادی ہونے کے کہہ اٹھا کہ

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

غور کرنا چاہئے کہ جو چیز بھی انسان کے پاس سے جاتی ہے وہ آئی کہاں سے تھی۔ ذرا اپنی حیثیت کو تو دیکھو۔ وہ کون سی چیز ہے جسے اپنی کہہ سکتے ہو“۔

(تفسیر کبیر جلد ششم ص 599)

درخواست دعا

مکرم اللہ بخش صادق صاحب صدر عمومی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب صدر محلّہ دار الصدر شمالی (انوار) بعارضہ قلب علیل ہیں اور علاج کیلئے اسلام آباد گئے ہیں 19 فروری 2007ء کو ان کے دل کا بائی پاس متوقع ہے۔ احباب کرام سے ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مقبول احمد خان صاحب ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کا پوتا معاذ احمد خاں بعمر 8 سال ایکیوٹ لوکیمیا کینسر کی وجہ سے امریکہ میں زیر علاج ہے اور شدید تکلیف میں ہے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

خبریں

ملکی اخبارات میں سے

خواتین حقوق کا دوسرا بل پیش کر دیا گیا

پاکستان مسلم لیگ کے صدر چودھری شجاعت حسین نے قومی اسمبلی میں خواتین کے حقوق کا دوسرا بل پیش کر دیا جس کے تحت خواتین کی جبری شادی، قرآن سے شادی بدل صلح، ونی یا سوارا کے طور پر دینے اور خواتین کو وراثت سے اپنا حصہ وصول کرنے سے منع کرنے کے اقدام قابل سزا جرم قرار پائیں گے۔ ایکٹ خواتین دشمن رواجات (فوجداری قانون ترمیم) ایکٹ 2006ء کے نام سے موسوم ہوگا۔ یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

مسجد اقصیٰ کے احاطے میں کھدائی یہودی عبادت گاہ کی تعمیر کیلئے کی۔

اسرائیلی پارلیمنٹ کی انٹرنل کمیٹی کے ماہر آثار قدیمہ نے کہا ہے کہ اسرائیلی حکومت کی جانب سے مسجد اقصیٰ کے احاطے میں کھدائی کا مقصد یہودی عبادت گاہ کی تعمیر ہے۔ فلسطینی چیف جسٹس نے کہا کہ مسلم دنیا کی خاموشی نے اسرائیل کو قبلہ اول پر حملے کا موقع دیا۔ اردن نے مسجد اقصیٰ کے قریب کھدائی کے معاملے پر اسرائیل سے مذاکرات کا الزام مسترد کر دیا۔ ترکی کے وزیر اعظم نے کھدائی شروع کرنے پر شدید تنقید کی جبکہ ملائیشیا نے اقوام متحدہ سے کردار ادا کرنے کا مطالبہ کر دیا۔

پاکستان، ایران اور بھارت گیس پائپ لائن امن منصوبہ بن سکتی ہے

خارجہ امور کمیٹی کے چیئرمین مشاہد حسین نے کہا ہے کہ انرجی کی ضرورت نے دنیا کے سیاسی فیصلوں میں تبدیلی لانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ پاکستان ایران اور بھارت گیس پائپ لائن منصوبے پر پیش رفت ہو چکی ہے۔ گیس پائپ لائن امن منصوبہ بن سکتی ہے۔ اور اس کی تکمیل سے خطے میں تعاون کی نئی راہیں کھلیں گی۔ خطے میں پاکستان کی بہت اہمیت ہے۔ انہوں نے کہا کہ معاشی ترقی کیلئے نیوکلیئر انرجی بھی اہمیت کی حامل ہے۔

سیمنٹ کے نرخوں میں اضافے پر وزیر اعظم کا سخت نوٹس

وزیر جہاز رانی و بندرگاہیں بابر غوری نے وزیر اعظم سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ سیمنٹ کے نرخوں میں ملی بھگت سے اضافہ کیا گیا ہے۔ تعمیراتی لاگت میں اضافہ کے ساتھ قومی خزانہ پر بھی اضافی بوجھ پڑے گا۔ وزیر اعظم شوکت عزیز نے سیمنٹ کے نرخوں میں اضافے کا نوٹس لے لیا ہے اور اتحادی جماعت ایم کیو ایم کو یقین دہانی کرائی ہے کہ سیمنٹ کی ڈیوٹی فری درآمد سمیت ضروری اقدامات اٹھائے جائیں گے۔

شمالی کوریا تیل کے بدلے ایٹمی پروگرام بند کرنے پر تیار

شمالی کوریا فیول آئل کی فراہمی کے بدلے آئندہ 60روز کے اندر اپنا مرکزی ایٹمی پروگرام بند کرنے پر رضامند ہو گیا۔ بیجنگ میں ہونے والے 6 ملکی مذاکرات کے بعد معاہدے کا اعلان کر دیا گیا۔ پاکستان نے شمالی کوریا کے ایٹمی پروگرام کے خاتمے کے حوالے سے ہونے والے سمجھوتے کا خیر مقدم کیا ہے۔ دفتر خارجہ کی ترجمان تسنیم اسلم نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ اس سمجھوتے سے جزیرہ نما کوریا میں امن قائم ہوگا۔

کرکٹ ورلڈ کپ کیلئے قومی ٹیم کا اعلان

پاکستان کرکٹ بورڈ نے ورلڈ کپ 2007ء کیلئے قومی کرکٹ ٹیم کا اعلان کر دیا ہے۔ سلیکٹ کی جانے والی ٹیم میں انضمام الحق (کپتان) اور یونس خان (نائب کپتان) کے علاوہ عمران نذیر، محمد حفیظ، محمد یوسف، شعیب ملک، کامران اکمل، عبدالرزاق، شاہد آفریدی، عمر گل، شعیب اختر، محمد آصف، راؤ افتخار، رانا نوید الحسن اور دانش کنیریا شامل ہیں۔

نومولود بچوں کے ناموں میں "محمد" نام کی مقبولیت میں اضافہ

برطانیہ میں نومولود بچوں کا نام رکھنے کے سلسلہ میں "محمد" نام کو بہت زیادہ مقبولیت ملتی جا رہی ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق رواں برس میں پیدا ہونے والے 2ہزار833 بچوں کے نام محمد رکھے گئے۔ لڑکوں کیلئے مقبول عام ناموں کی فہرست میں محمد نام 12ویں نمبر پر ہے۔

(روزنامہ دن 13فروری 2007ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 15۔فروری

طلوع فجر	5:26
طلوع آفتاب	6:49
زوال آفتاب	12:23
غروب آفتاب	5:57

قرضہ اور امانت کی واپسی

حضرت اقدس مسیح موعود کے سامنے ایک شخص کا ذکر ہوا کہ وہ ایک دوسرے شخص کی امانت جو اس کے پاس جمع تھی لے کر کہیں چلا گیا ہے۔ اس پر فرمایا:۔

"ادائے قرضہ اور امانت کی واپسی میں بہت کم لوگ صادق نکلتے ہیں اور لوگ اس کی پروا نہیں کرتے حالانکہ یہ نہایت ضروری امر ہے۔ حضرت رسول کریم ﷺ اس شخص کا جنازہ نہیں پڑھتے تھے جس پر قرضہ ہوتا تھا۔ دیکھا جاتا ہے کہ جس التجا اور خلوص کے ساتھ لوگ قرض لیتے ہیں اسی طرح خندہ پیشانی کے ساتھ واپس نہیں کرتے بلکہ واپسی کے وقت ضرور کچھ نہ کچھ تنگی ترشی واقع ہو جاتی ہے۔ ایمان کی سچائی اسی سے پہچانی جاتی ہے"۔

(ملفوظات جلد پنجم ص265 جدید ایڈیشن)

(مرسلہ: مرکزی اصلاحی کمیٹی)

نیاء تریاق معدہ
معدہ اور پیٹ کی تمام بیماریوں کیلئے مفید دوا
پیٹ درد، بدہضمی، اپھارہ، بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار، ہیضہ، اسہال دائمی قبض کیلئے اکسیر ہے۔ کھانا ہضم کرتا ہے بھوک بڑھاتا اور جسم میں طاقت اور توانائی پیدا کر کے طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔
بڑی-/80روپے درمیانی-/60روپے چھوٹی-/30روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434-6211434

MAGNA GROUP
THE TEXTILE MASTERS
- SPINNING
- WEAVING
- PROCESSING (BLEACHING, DYEING, PRINTING & FINISHING)
- STITCHING
- CHEMICALS
- SCREENS
- USED TEXTILE MACHINERY OF ALL SORTS

- HOME TEXTILE: Printed Bed Sheets, Pillowcases, Quilt Covers, Comforters, Etc.
- HOSPITALITY: Optical, White, Dyed, Plain & Stripe Satin Sheets and Pillowcases, Etc
- HEALTH CARE: Patient Gowns, Doctors Over All, Operation Gowns, Etc

- Pioneers of Rotary Printing Screens in Pakistan
- Manufacturer of Best Printing Screens in wide range of Mesh Repeats & Length..
Available Mesh:25,60,80,100,125, & 155
Repeats: 640,819,914,1019,(mm)
Length: 1450,1850,3050,3500 (mm)

HEAD OFFICE:
44-46 Chenab Market
Madina Town, Faisalabad
Tel:+92-41-8721460, 8730960
Fax: +92-41-8736461
E-Mail: magna@cyber.net.pk
info@magnatextile.com
Web: www.magnatextile.com

FACTORY:
2.6 Km, Khurrianwala-Jaranwala Road Faisalabad.
Tel:+92-41-4360791, 4361846
Fax: +92-41-4361482
E-Mail: magnatex@fsd.paknet.com.pk

کار برائے فروخت
شیراڈ ماڈل 81-80 رنگ لال اچھی حالت میں مناسب قیمت پر برائے فروخت ہے۔
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
ڈگری کالج روڈ۔رحمٰن کالونی ربوہ فون: 047-62113999

الاحمد الیکٹرک سٹور
ہر قسم کا اعلیٰ معیار کا سامان بجلی دستیاب ہے
سپیشلسٹ۔ڈسٹری بیوشن بکس۔والٹن روڈ
ڈیفنس چوک لاہور کینٹ فون: 042-666-1182
0333-4277382
موبائل 0333-4398382

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی وسکنی زمین خرید وفروخت کی بااعتماد ایجنسی
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر: 6212764
گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

C.P.L 29-FD